



# MUJALLAH 31 TALIBAN

RABI UL AWWAL 1446  
OCTOBER 2024



۰۱ اکہ نظر کشمیر پر

۰۲ پاکستان کا مقدر شریعت

۰۳ پاکستان میں جمہوریت کامیاب نہیں ہوسکتی

f @umarmedia

<https://umnews.net>

# فہرست مضامین

01	اداریہ	اہل منبر و محراب کی خدمت میں عرض
02	مفصل تذکرہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	قسط پنجم کاوش: آصف رضا
03	مجاہد کیلئے چند روحانی خطرات	عمر منصور پنجابی
04	سلسلہ یادِ شہداء (۲)	مولانا طاہر تنولی
05	سلسلہ شاہین جوان (۳)	مولوی حمزہ حلیمی صاحب
06	اک نظر کشمیر پر	ڈاکٹر احمد کشمیری
07	خوارج کون؟	عبداللہ مجاہد
08	پاکستان کا مقدر شریعت	ابو مصعب محمد عثمان
09	آئین پاکستان، اسلامی یا غیر اسلامی؟	قسط (15) شیخ عبدالرحمن حماد
10	یہود کی ساڑھے تین ہزار سالہ مختصر تاریخ	قسط (09) مفتی غفران صاحب
11	”رہنمائے قافلہ حق“	مترجم ابو محمد حماد
12	پاکستان میں جمہوریت کامیاب نہیں ہو سکتی	راشد عبدالقدوس
13	نظمیں	
14	ماہ اگست، کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ	



اور تاریخ ہی کے تناظر میں ان مسائل کے حل  
سے آگاہ کریں

انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حالیہ  
دنوں میں خاص طور پر پشتون علمائے کرام  
انتہائی چھوٹے مسائل پر فرقوں میں بٹ کر ایک  
دوسرے کی خلاف دلائل کا نام لینا تو کیا، علمی  
اصطلاحات سے ہٹ کر گالم گلوچ پر اتر آئے  
ہیں کہاں اس سرزمین پر شیوخ القرآن و حدیث  
گزرے ہیں اور اسلام کی خاطر قربانیاں دیکر  
ہمیں راہ دکھلا گئے ہیں اور کہاں یہ اوباشوں کا  
طریقہ کار انا اللہ وانا الیہ راجعون

انتہائی ادب و احترام کے ساتھ بطور مذاکرہ کے  
آپ کو اولاً علمی انداز کی طرف متوجہ کرتے ہیں  
اور ثانیاً آپ اس ملک خصوصاً پشتون و بلوچ پیٹی  
کا جائزہ لیں، ظالم و مظلوم کی پہچان کرائیں، ملک  
میں رائج نظام کے حوالے سے نوجوانوں میں  
آگاہی مہم چلائیں، اصلاحی ماحول فراہم کریں  
اور سب سے بڑھ کر فرقوں میں بٹے مسلمانوں کو  
یکمشت کرنے میں اپنا کردار کریں ورنہ آپ اللہ  
رب العزت کے حضور بطور ایک راعی اپنی  
رعیت کے بارے میں جوابدہ ہوں گے

ملک کے حالات سب کے سامنے ہیں جہاں  
ایک طرف سیاسی ہلچل کے ذیل میں احتجاج و  
مظاہروں، ہڑتالوں اور دھرنوں کی بھرمار ہے  
اور دوسری طرف ملک پر مسلط فوج سے قوم  
امن و امان کی بھیک مانگ رہی ہے اور اب تو  
خود پولیس بھی ان مظاہروں کا حصہ بن رہی ہے  
کہ خدا را تمام فسادت کی جڑ پاک آرمی نامی طبقہ  
ہماری سرزمین سے نکل جائے تاکہ ہم خوشی  
سے زندگی گزار سکیں خاص طور پر وزیرستان پر  
ڈھائے گئے مظالم کو زیادہ دن نہیں گزرے

ایسے حالات میں اہل منبر و محراب، نوجوانوں  
کے مربی، قوم کے پیشوا اور ذمہ داران خصوصاً  
معروف علمی شخصیات کو جو فرض ادا کرنا  
چاہئے، شاید اس کی طرف ایک فیصد توجہ بھی  
نہیں ہے اولاً تو یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ  
آپ مظلوم اور ظالم کا ہاتھ پکڑیں، پھر اگر ظالم کا  
خوف زیادہ ہے تو کم از کم مظلوم کا تو ساتھ دیں  
اور منبر سے وہ صدا بلند کریں جو وقت کی سب  
سے اہم ضرورت ہے قوم کو بتلائیں کہ حق کیا  
ہے اور باطل کیا؟ قوم کو کیا کرنا چاہئے اور مزید  
یہ کہ ایسے حالات کا تاریخی پس منظر پیش کریں



## مفصل تذکرہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

قسط پنجم

کاوش آصف رضا

خاک کی اسی طرح مصنون و محفوظ تھا، یہاں تک کہ آنکھوں میں جو کافور لگایا گیا تھا وہ بھی بعینہ موجود تھا

### اخلاق و عادات :

حضرت طلحہ کا اخلاقی پایہ نہایت ارفع و اعلیٰ تھا خشیت الہی اور رسول اللہ ﷺ کی محبت سے ان کا پیمانہ لبریز تھا معرکہ احد اور دوسرے غزوات میں جس جوش و فداکاری کے ساتھ پیش پیش رہے وہ اسی جذبے کے اثر تھا، اس راہ میں ان کو جان کے ساتھ مال کی قربانی سے بھی دریغ نہ تھا چنانچہ انہوں نے نظرمانی تھی کے غزوات کے مصارف کے لئے اپنا مال راہ خدا میں دیا کریں گے، اس نظر کو انہوں نے اس پابندی کے ساتھ پوری کرنی کی کوشش کی کہ خاص قرآن پاک میں ان کی مدح میں یہ آیت نازل ہوئی :

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ

نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ - وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (احزاب ۳۳: ۲۳)

ترجمہ : یعنی کچھ آدمی اسے ہیں جنہوں نے اللہ سے جو کچھ عہد کیا اس کو سچا کر دکھایا، چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کی

حضرت طلحہ اقلیم سخاوت کے بادشاہ تھے، فقرہ و مساکین کے لئے ان کا دروازہ کھلا رہتا تھا۔ حضرت قیس ابن ابی حازم کا بیان ہے کہ میں نے طلحہ سے زیادہ کسی کو بے طلب کی بخشش میں پیش پیش نہ دیکھا غزوہ ذی القرد میں آنحضرت ﷺ مجاہدین کے ساتھ پانی کے ایک چشمے پر گزرے جس کا نام بلیان مالح تھا، حضرت طلحہ نے اس کو خرید کر وقف کر دیا اسی طرح غزوہ ذی العسرہ میں تمام مجاہدین کی دعوت کی غزوہ تبوک کے موقع پر جب کہ عموماً تمام مسلمان افلاس

### بصرہ پر قبضہ :

غرض و داعیان اصلاح کی ایک ہزار جماعت مکہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہوئی، بنو امیہ بھی جو مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں پناہ گزین تھے جوش انتقام میں ساتھ ہو گئے، بصرہ کے قریب پہنچے تو عثمان بن حنیف والی بصرہ نے مزاحمت کی، پہلے کچھ دنوں تک ان سے مصالحت کی سلسلہ جنبانی ہوتی رہی لیکن جب وہ راہ پر نہ آئے تو بزور شہر پر قابض ہو گئے اور حضرت طلحہ کے حامیوں نے جوش و خروش کے ساتھ اہل دعوت کو لبیک کہا

### شہادت :

جنگ شروع ہونے سے پہلے صلح کی سلسلہ جنبانی ہوئی، اور حضرت علی نے حضرت زبیر کو رسول خدا کی ایک پیشین گوئی یاد دلانی کہ اسی وقت ان کا دل اس خانہ جنگی سے پھر گیا، حضرت طلحہ لوگوں کو روکتے رہے اسی ثنائیں ایک نامعلوم تیر کہیں سے آئے ان کی پیر میں لگا جس سے ان کا بہت سا خون ضائع ہوا اور اسی سے وہ شہید ہوئے

### تہبیر و تکفین :

حسب اختلافات روایات حضرت طلحہ نے باسٹھ یا چونسٹھ برس کی عمر میں شہادت حاصل کی، اور غالباً اسی میدان جنگ کے کسی گوشہ میں مدفون ہوئے، لیکن یہ زمین نشیب میں تھی اس لئے اکثر غرق آب رہتی تھی، ایک شخص نے مسلسل تین دفعہ حضرت طلحہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی لاش کو اس قبر سے منتقل کرنے کی ہدایت فرما رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس نے خواب کا حال سنا تو حضرت ابو بکرہ صحابی کا مکان دس ہزار درہم میں خرید کر ان کی لاش کو اس میں منتقل کر دیا، دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ اتنے دنوں کے بعد بھی یہ جسم



وناداری کی مصیبت اور فلاکت میں مبتلا تھے، انھوں نے مصارف جنگ کے لئے ایک گرانقدر رقم پیش کی اور دربار رسالت ﷺ سے فیاض کا خطاب حاصل کیا

ایک دفعہ حضرت عثمان کے ہاتھ اپنی جائیداد سات لاکھ درہم میں فروخت کی اور سب راہ خدا میں صرف کر دیا آپ کی بیوی سعدی بنت عوف کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے انھیں غمگین دیکھا، پوچھا ”آپ اس قدر اداس کیوں ہیں مجھ سے کوئی خطا تو سرزد نہیں ہوئی؟“ بولے ”نہیں! تم بہت اچھی بیوی ہو تمہاری کوئی بات نہیں ہے، اصل قصہ یہ ہے کہ میرے پاس ایک بہت بڑی رقم جمع ہو گئی ہے۔ اس وقت اسکی فکر میں تھا کہ کیا کروں؟ میں نے کہا“ اس کو تقسیم کر دیجئے“ یہ سن کر اسی وقت لونڈی کو بلایا اور چار لاکھ کی رقم اپنی قوم میں تقسیم کرادی

حضرت طلحہ بنو تمیم کے تمام محتاج و تنگدست خاندانوں کی کفالت کرتے تھے لڑکیوں اور بیوہ عورتوں کی شادی کر دیتے تھے، جو لوگ مقروض تھے ان کا قرض ادا کر دیتے تھے چنانچہ صبحہ تیمی پر تیس ہزار درہم قرض تھا، وہ سب انھوں نے اپنے پاس سے ادا کر دیا ام المومنین حضرت عائشہ سے بھی خاص عقیدت تھی اور ہر سال دس ہزار درہم پیش خدمات کرتے تھے

مہمان نوازی حضرت طلحہ کا خاص شیوہ تھا۔ ایک دفعہ بنی عذرہ کے تین آدمی مدینہ آکر مشرف بہ اسلام ہوئے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کون انکی کفالت کا ذمہ لیتا ہے؟ حضرت طلحہ نے کھڑے ہو کر عرض کی ”میں یا رسول اللہ ﷺ“ اور وہ تینوں نو مسلم مہمانوں کو خوشی خوشی گھر لے آئے۔ ان میں سے دو نے یکے بعد دیگرے مختلف غزوات میں شہادت حاصل کی اور تیسرے نے بھی ایک مدت کے بعد حضرت طلحہ کے مکان میں وفات پائی ان کو اپنے مہمانوں سے جو انس پیدا ہو گیا تھا اس کا اثر یہ تھا کہ ہر وقت انکی یاد تازہ رہتی تھی اور رات کے وقت خواب میں بھی ان ہی کا جلوہ نظر آتا تھا، ایک روز خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے تینوں مہمانوں کے ساتھ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں، لیکن جو سب سے پیچھے مرا تھا وہ سب سے آگے ہے، اور جو سب سے پہلے شہید ہوا تھا وہ سب

سے پیچھے ہے، حضرت طلحہ کو اس تقدم و تاخر پر سخت تعجب ہوا، صبح کے وقت سرور کائنات ﷺ سے خواب کا واقعہ بیان کیا تو ارشاد ہوا، اس میں تعجب کی کیا بات ہے، جو زیادہ دنوں تک زندہ رہا اس کو عبادت و نیکی کاری کا زیادہ موقع ملا، اس لئے وہ جنت کے داخلے میں اپنے ساتھیوں سے پیش تھا

اجبات کی مسرت و شادمانی ان کے لئے بھی سامان انبساط بن جاتی تھی حضرت کعب بن مالک غزوہ تبوک میں شریک نہ ہونے کے باعث معتب بارگاہ تھے، ایک مدت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کی خطا معاف فرمادی اور وہ خوشی خوشی دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضرت طلحہ نے دوڑ کر ان سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی، حضرت کعب فرمایا کرتے تھے کہ میں طلحہ کے اس اخلاق کو کبھی نہیں بھولوں گا، کیونکہ مہاجرین میں سے کسی نے ایسی گرمجوشی کا اظہار نہیں کیا تھا

حضرت طلحہ کو دوستوں کی خدمت گزاری سے بھی دریغ نہ تھا، ایک دفع ایک اعرابی مہمان ہوا اور ان نے درخواست کی کہ بازار میں میرا اونٹ فروخت کرادیجئے، حضرت طلحہ نے فرمایا ”گو رسول اللہ ﷺ نے مخ فرمایا کہ کوئی شہری دیہاتی کا معاملہ نہ چکائے تاہم میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور اسکے ساتھ جا کر مناسب قیمت پر اس کا اونٹ فروخت کرادیا، اعرابی نے اس کے بعد خواہش ظاہر کی کہ دربار رسالت ﷺ سے زکوٰۃ کی وصولی کا ایک مفصل ہدایت نامہ دلوا دیجئے تاکہ عمال کو اسی کے مطابق دیا کروں حضرت طلحہ نے اپنے مخصوص تقرب کے باعث اس کی یہ خواہش پوری کر دی

رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو طرز عمل بنانا ہر مسلمان کی سب سے بڑی سعادت ہے، حضرت طلحہ نے اس سعادت کے حصول کو اپنے فرائض میں شامل کر لیا تھا یہی وجہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مختلف صحبتوں میں جو کچھ دیکھتے یا سنتے اس کو ہمیشہ یاد رکھتے اور اگر اتفاق سے کبھی کوئی بات بھول جاتے تو سخت مغموں ورنجیدہ نظر آتے۔ ایک دفعہ حضرت عمر نے ان کو مغموں دیکھ کر پوچھا ”تمہارا حال کیسا ہے؟ کسی سے کوئی جھگڑا تو نہیں ہوا؟ کہنے لگے نہیں! میں

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تھا کہ ”اگر کوئی بندہ موت کے وقت ایک کلمہ زبان سے ادا کرے تو نزع کی مصیبت دور ہو جائے گی اور اس کا چہرہ چمکنے لگے گا“ مجھے اس وقت وہ کلمہ یاد تھا لیکن اب یاد نہیں آتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کیا تم اس کلمہ سے بھی زیادہ با عظمت و پر اثر کلمہ جانتے ہو جس کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا یعنی لا الہ الا اللہ حضرت طلحہ سن کر اچھل پڑے فرمایا ”ہاں اللہ کی قسم یہی کلمہ ہے“

### حسن معاشرت :

حضرت طلحہ اپنے حسن معاشرت کے باعث یوی بچوں میں نہایت محبوب تھے۔ وہ اپنے کنبے میں جس لطف و محبت کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ کی لڑکی ام ابان سے اگرچہ بہت سے معزز اشخاص نے شادی کی درخواست کی، لیکن انہوں نے حضرت طلحہ کو سب پر ترجیح دی، لوگوں نے وجہ پوچھی تو کہا میں انکے اوصاف حمیدہ سے واقف ہوں وہ گھر آتے ہیں تو ہنستے ہوئے باہر جاتے ہیں تو مسکراتے ہوئے کچھ مانگو تو نخل نہیں کرتے اور خاموش رہو تو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے اگر کوئی کام کر دو شکر گزار ہوتے ہیں اور خطا ہو جائے تو معاف کر دیتے ہیں

### ذریعہ معاش :

حضرت طلحہ کے معاش کا اصل ذریعہ تجارت تھا چنانچہ نیز اسلام کے طلوع ہونے کی بشارت بھی اسی تجارتی سفر میں ملی تھی۔ جب مدینہ پہنچے تو زراعت کا شغل بھی شروع کیا، اور رفتہ رفتہ اس کو نہایت وسیع پیمانے پر پھیلادیا، خیبر کی جاگیر کے علاوہ عراق عرب میں متعدد علاقے حاصل کئے، ان میں ثاقہ اور سراقہ نہایت مشہور ہیں۔ ان دونوں مقامات میں کاشتکاری کا نہایت وسیع اہتمام تھا صرف ثاقہ کے کھیتوں پر بس اونٹ سیرابی کا کام کرتے تھے، ان علاقوں کی پیداوار کا صرف اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت طلحہ کی روزانہ آمدنی کا اوسط ایک ہزار دینار تھا

### غذا و لباس :

طرز معاش نہایت سادہ تھا، کپڑے اکثر رنگین پہنتے تھے، ایک دفع حضرت عمرؓ نے حالت احرام میں رنگین لباس زیب جسم دیکھا بولے ”طلحہ یہ کیا ہے؟ عرض کی امیر المومنین یہ گیارہ رنگ ہے“ فرمایا، ”آپ لوگ آئمہ دین ہیں، عوام آپکا اتباع کرتے ہیں کوئی جاہل دیکھ لے گا تو وہ بھی رنگین کپڑے استعمال کریگا اور دلیل پیش کریگا کہ میں نے طلحہ کو حالت احرام میں پہنے ہوئے دیکھا تھا

حضرت طلحہ کے ہاتھ میں ایک سونے کی انگھوٹھی تھی جس میں نفیس سرخ یا قوت کا نگ جڑا ہوا تھا، لیکن بعد کو یا قوت نکال کر معمولی پتھر سے مرصع کرایا تھا دسترخوان بھی وسیع تھا لیکن پر تکلف نہ تھا

### حلیہ :

قد میا نہ بلکہ ایک حد تک پست، چہرے کا رنگ سرخ و سفید، بدن خوب گھٹا ہوا، سینہ چوڑا، پاؤں نہایت پر گوشت اور ہاتھ کی انگلیاں غزوہ احد میں شل ہوگی تھیں





## مجاہد کیلئے چند روحانی خطرات

عمر منصور پنجابی

مگر جب مجاہدین زیادہ حرکت دکھاتے ہیں تو وہ بھی متحرک ہوتا ہے۔ اس لیے اسے حالات میں ان جیسی تمام باتوں کی طرف متوجہ ہو کر اور اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں کی پناہ مانگتے ہوئے بھرپور کوشش کر کے ایسی چالوں سے بچا جائے۔ یہ کہنا کہ ”میں تو مجاہد ہوں، مجھ پر شیطان کسے غالب ہوگا؟“ شیطان کا سب سے بڑا دھوکہ ہے، بڑے بڑے علماء و صلحاء اس کا شکار بن چکے ہیں تو اس صدی کا ادنیٰ مجاہد کیونکر بچ سکتا ہے؟۔ لہذا ذکر و اذکار، صفات مجاہد کو اپناتے ہوئے شرعی حدود میں رہ کر زندگی گزاری جائے تاکہ گمراہی و شیطانی چالوں میں پھنسنے کے امکانات کو کم سے کم کیا جاسکے۔

ایک اور خطرناک حملہ مجاہدین کو دنیا کی طرف راغب کرنے کا ہوتا ہے۔ اولاً چونکہ مجاہدین زیادہ تر پہاڑوں میں اپنا وقت بسر کرتے ہیں مگر اب چونکہ کچھ اضلاع میں آبادیوں کی طرف رخ زیادہ ہو چکا ہے تو وہاں مجاہدین کی آمد اور موجودگی شیطان اور اُس کے حواریوں کو موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ دنیا کی طرف مجاہدین کو مائل کرے۔ اس کا مطلب ہر گز یہ بھی نہیں کہ مجاہدین شہروں میں اور بستیوں میں وارد ناہوں بلکہ عرض کرنے کا مقصد خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔ کیونکہ مجاہدین کے پاس طاقت بھی ہوتی ہے، اختیار بھی ہوتا ہے، اس لیے شیطان حب دنیا کے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے۔ اس حوالے سے بھی مجاہدین چوکنے ہوں۔ اس طرح کے خطرات سے نمٹنے کا آسان نسخہ یہ ہے کہ مجاہدین دنیا کی حقیقت کو قرآن و سنت کی روشنی میں سمجھیں، علماء و صلحاء کی صحبت اختیار کریں اور ان سے دنیا کی حقیقت سن کر اپنے ذہنوں میں یہ بات مضبوطی کے ساتھ بٹھائیں کہ دنیا کی چمک دمک دیکھ کر دل اُس طرف مائل ہی ناہو اور دنیا سے محبت اور دنیا کے کاموں میں پھنسنے کے واقعات کا کثرت سے تذکرہ کیا جائے۔ تاکہ ”حب دنیا“ جیسی عظیم اور مملک بیماری سے بچا جاسکے۔

اللہ جل شانہ ہماری ابلیس ملعون سے، گناہوں سے اور حب دنیا سے حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

گزشتہ کئی دنوں سے ملک بھر سے حوصلہ افزا خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ لہذا الحمد مجاہدین بہت سارے نئے علاقوں میں داخل ہو چکے ہیں اور وہاں کی عوام نے مجاہدین کو خوش آمدید کہا ہے، جبکہ فوج کے ظلم و جبر کی درد بھری کہانیاں بھی سنائی جا رہی ہیں۔ دوسری طرف فوج کی طرف سے بھی چھاپوں وغیرہ میں کافی شدت آگئی ہے، تاہم تب بھی مجاہدین کاروائیوں کو رفتہ رفتہ بڑھانے کی کوشش میں ہیں جس میں حوصلہ افزا حد تک کامیابیاں مل رہی ہیں۔

جہاد فی سبیل اللہ کی کامیابی استقامت و ثابت قدمی کے ساتھ جوڑی گئی ہے اور ساتھ ساتھ اتحاد و اتفاق کی بھی تاکید قرآن و سنت میں موجود ہے۔ جہاد پاکستان چونکہ انتہائی اہم موڑ سے گزر رہا ہے تو مجاہدین کے لیے بھی اور عوام کے لیے بھی ان چیزوں پر عمل کی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور ان دنوں میں استقامت دکھانا، ثابت قدم رہنا اور اتحاد و اتفاق سے رہنا تھوڑا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اس حوالے سے دشمن اپنی مکمل طاقت صرف کرتا دکھائی دیتا ہے جس کیلئے فوجیوں کے نام سے تو کیا مجاہدین کے ناموں سے بھی اکاؤنٹس بنائے جا رہے ہیں جس کیلئے مجاہدین کو چوکنا رہنا پڑے گا۔ خاص طور پر مشکل حالات میں استقامت دکھانا اور باوجود امتحانات کے متحد و متفق رہنا ہی اصل کمال ہے۔

عام حالات بھی ہمارا ازلی دشمن ابلیس ہماری صفوں پر حملہ آور ہوتا ہے۔۔۔

غفلت مسلط کرتا ہے، گناہوں کی طرف دھکیلتا ہے  
اتحاد توڑتا ہے، وسوسے ڈالتا ہے  
وحدت توڑتا ہے، دل میں تکبر اور خود نمائی ڈالتا ہے  
بیزار کرتا ہے، کتاب و سنت سے منہ پھیرتا ہے  
سیرت و صورت پر حملہ کرتا ہے

اور۔۔۔

ترک جہاد کی طرف دھکیلتا ہے

وَلَا حَسِبْ بِرُوحَانِي إِذْ مَاتَ وَإِنَّا لَمُتَّيْنِ  
وَلِلَّهِ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ

اور گمان نہ کرو ان لوگوں پر جو قتل ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں، عام مردوں کی طرح،  
بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے

## سلسلہ یادِ شہداء (03)

شہید ناموس صاحب

علامہ علی شیر حیدری رحمہ اللہ

تحریر: مولانا طاہر تنولی

امام اہل سنت علامہ علی شیر حیدری صوبہ سندھ کے مشہور ضلع خیرپور میرس کے گوٹھ موسیٰ خان جاوریاں میں چانڈیو (بلوچ) قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک دین دار اور نیک سیرت و کردار کے حامل رئیس محمد وارث خان کے ہاں ۱۹۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ حضرت علامہ علی شیر حیدری کا نام و مقام سے دینی حلقوں میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہوگا جو واقف نہ ہو، قدرت نے علم و فضل، حوصلہ و ہمت، صبر و استقامت غیرت و حمیت، جرات و شجاعت، ذہانت و متانت، تدریس و خطابت و سیادت کے مختلف عناصر کو یکجا کر دیا تھا۔

حضرت علامہ علی شیر حیدری شہید کی شخصیت اس قدر ہمہ گیر اور مختلف الجہات اور ہزاروں خوبیوں کا مرقع تھی، ان میں سے ایک ایک وصف ایسا ہے جسے تحریر کرنے کے لیے کئی صفحات کی ضرورت ہے۔ آپ نہ صرف ایک عظیم لیڈر تھے بلکہ اعلیٰ پایا کے خطیب و مقرر بھی تھے اور لاکھوں نوجوانوں کے دلوں میں بسنے والے ایک محبوب ترین راہنما بھی۔ آپ کہیں مشرق سے لے کر مغرب تک دعوت اسلام اور ناموس رسالت و تقدیس ازواج مطہرات



وعظمت صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے تحفظ کا پھر یہاں ہر اتے ہوئے نظر آتے ہیں، تو کہیں جابر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خیرپور میرس کے مشہور اسکول گورنمنٹ نازہائی سکول سے حاصل کی۔ میٹرک کے بعد جامعہ راشدیہ پیر و جو گوٹھ خیرپور میں داخلہ لیا، درس نظامی کی تکمیل جامعہ اشاعت القرآن لاڑکانہ سے کی جبکہ ٹھیڑی کے مشہور مدرسہ جامعہ دارالہدیٰ سے دورہ حدیث کیا۔

علامہ علی شیر حیدری شہید نے زمانہ طالب علمی کے دوران "حفظ قرآن" کی سعادت حاصل نہیں کر سکے تھے لیکن جب انہیں ایک جعلی مقدمے کی بنیاد پر تین سال کی سزائے قید ملی تو انہوں نے جیل میں صرف تین ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید فرقان حمید حفظ کر لیا۔ رہائی کے بعد کسی شکوے کے بجائے حاکم وقت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ "اگر آپ مجھے جیل نہ بھیجتے تو شاید میں قرآن مجید کا حافظ نہ بن سکتا۔"

علامہ علی شیر حیدری نے علماء کے اتحاد اور فروعی اختلاف کے خاتمے کے لیے شاندار اور تاریخ ساز جدوجہد کی۔ عدالت عظمیٰ پاکستان میں جسٹس سجاد علی شاہ کے سامنے اگست ۱۹۹۷ء میں علامہ نے ملت اسلامیہ کا جب موقف پیش کیا تو چیف جسٹس اسلام کے خلاف اسلام کے روپ میں سازشوں کو دیکھ کر ورطہ خیریت میں ڈوب گئے، علامہ نے عدالت عظمیٰ پاکستان کے سامنے اہل سنت والجماعت اور مسالک اہل سنت والجماعت کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ چیف جسٹس نے جب اسلام، قرآن، رسول اللہ، اہل بیت اطہار، صحابہ کرام اور اولیائے عظام کے خلاف غلیظ قلم کی ناپاک جسارتیں دیکھیں تو فرط جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور عدالت میں ہی آبدیدہ ہو گئے۔ حضرت علامہ نے علماء، وکلاء، سیاسی اور دینی جماعتوں اور شخصیات کے سامنے اپنا موقف کھلے انداز میں پیش کیا، اور علامہ نے تپتی دھوپ میں وراثت پیغمبری کا علم اٹھایا اور اسلام کا حقیقی تصور عوام اور خواص کے قلب و دماغ میں گاڑ دیا۔ اہل سنت والجماعت کی اساس قرآن کریم کے بعد سنت رسول اور صحابہ کرام کے تعامل پر ہے۔ اسی لیے وہ اہل سنت والجماعت کہلاتے ہیں۔ چنانچہ دین کی تعبیر و تشریح میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے اساسی مقام اور ان کے ناموس و حرمت کا تحفظ و دفاع ان کے فرائض کا حصہ ہے جس کے لیے مختلف حوالوں سے

جدوجہد کا سلسلہ قرن اول سے جاری ہے۔ حضرات صحابہ کرام چونکہ قرآن و سنت کی صحیح تعبیر و تشریح کا معیار ہیں اس لیے ان کی حرمت و عدالت کو مجروح ہونے سے بچانا اور ان کی ثقاہت و صداقت کو شک و شبہ سے بالاتر سمجھنا بھی اس کا ناگزیر تقاضا ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کے ناموس اور عدالت کے دفاع و تحفظ کو اہل سنت نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں میں شمار کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ "تم میں سے جو شخص کسی کی اقتداء کرنا چاہتا ہے تو تو اس کی اقتداء کرے جو فوت ہو چکا ہے اس لیے کہ زندہ شخص کسی وقت بھی فتنہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ وہ اقتداء کے قابل لوگ اصحاب محمد ہیں جو سب سے کم تکلف والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت و رفاقت کے لیے اور اپنے دین کی امامت کے لیے چنا ہے، پس ان کے نقش قدم پر چلو اور ان کے طریقوں کی پیروی کرو کیونکہ وہی ہدایت اور صراط مستقیم پر ہیں۔" حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ ارشاد گرامی اہل سنت کے عقیدہ و عمل کی اساس ہے اور اسی کو وہ حق اور ہدایت کا معیار سمجھتے ہیں۔ حضرات صحابہ کرام کے تمام طبقات مثلاً مہاجرین، انصار، اہل بیت، ازواج مطہرات اور فطح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے صحابہ کرام کے ساتھ یکساں محبت و عقیدت کے ساتھ ساتھ ان کے درمیان حفظ و مراتب اور درجات فضیلت کا لحاظ رکھنا بھی اہل سنت کے جذبات ایمانی کا حصہ ہے اس سلسلہ میں کسی بھی افراط تفریط سے گریز کو وہ اپنے ایمان کا تقاضا سمجھتے ہیں اور بوقت ضرورت اس کے اظہار کو بھی ضروری سمجھتے ہیں۔

حضرت علامہ علی شیر حیدری اپنے پیش رو قائدین کے نقش قدم پر چلے ہوئے تو ہیں صحابہ و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کو روکنے کے لیے بڑی جرات و استقامت کے ساتھ آگے بڑھے اور اہل سنت کے مذہبی حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے ۱۱ اگست ۲۰۰۹ء کی رات دو بجے تک خیرپور میں تزکیہ نفس اور تطہیر فکر و قلوب کی مجلس میں مصروف رہے، رات کے آخری پہر اپنے گھر کی طرف روانگی کے لیے نکلے تو راستے میں گھات لگا کر بیٹھے دہشت گردوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے حضرت علامہ علی شیر حیدری اور ان کے ڈرائیور راہ وفا میں قربان ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔



# سلسلہ شاہین جوان

استشہادی مجاہد قاری شاکر اللہ

آج بھی حضرت خنساءؓ جیسی مائیں زندہ ہیں

(03) حصہ دوم

مولوی حمزہ حلیمی

میں نے قاری صاحب سے کہا کہ اتنی معاشی تنگدستی کے ہوتے ہوئے یہ کہاں سے ممکن ہو سکے گا کہ آپ کھلے موٹر بم تیار ہو سکے؟ تو قاری صاحب نے ایک اور حیران کن انکشاف کر دیا، میں ایک دفعہ پھر ورطہ حیرت میں ڈوب گیا اور میں اپنے رب کی اس نادر و نایاب تقسیم پر انگشت بدنداں رہ گیا کہ رب لایزال کسے کسے پیکران اخلاص و وفا سے اپنے دین مبین کے اعلاء کا کام لے رہا ہے، قاری صاحب کا ایک ایک لفظ میری حیرانگی میں اضافہ کر رہا تھا وہ کہنے لگے کہ میں نے اپنے لئے موٹر بم کے تمام لوازمات کا بندوبست خود اپنے پیسوں سے کر دیا ہے گھر میں ایک گاڑی تھی جو ایک اور ساتھی کے ساتھ مل کر خریدی تھی اس کو بیچ کر اس میں سے اپنا حصہ الگ کیا اور کچھ رقم اور بھی جمع کر چکا ہوں جو ان شاء اللہ میرے موٹر بم کے لوازمات کھلے کافی ہو جائے گی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ قاری صاحب نے اپنی کوئی زمین باقی رقم کھلے بیچی تھی۔ یوں قاری صاحب کے پاس ۲ لاکھ تک روپے جمع ہو گئے تھے جو اس نے مولوی محمص صاحب کے پاس جمع کرا دیئے تھے۔

وقت گزرتا رہا قاری صاحب کا کام طول پکڑتا گیا بالآخر کچھ امید کی کرن نظر آنے لگی کہ شاید کچھ کام بن جائے، چنانچہ قاری صاحب کو گھر سے بلوایا گیا، مجھے میسج کیا، میں اس کو لینے کھلے آ گیا، چند دن ہمارے ساتھ مرکز میں گزارے آخری دن جب جارہے تھے تو قاری صاحب کو رمایا کرایا گیا رسمی طور پر وصیت لی گئی، اسی دن جب وہ جارہے تھے ہمارے کمرے کے سامنے مولوی عبداللہ شہید رحمہ اللہ جو کہ قاری صاحب سے پہلے انتظار کے تلخ لمحات سے گزر رہے تھے۔ آئے اور مجھے کہا کہ مولوی صاحب! قاری شاکر اللہ مجھ سے جسامت کے لحاظ سے موٹا ہے، وقت بھی مجھ سے کم گزارا ہے، موٹر بم کھلے میرا نمبر بھی لگا ہوا ہے پھر بھی آپ لوگ مجھے نہیں بھیج رہے ہو اور کہتے ہو کہ آپ کی جسامت کا مسئلہ ہے؟ میں خاموش اپنے کمرے کے اندر آ گیا مولوی صاحب غصے سے بھرے ہوئے بہت کچھ کہہ رہے تھے اور میں سن رہا تھا اور پیارے رب کے ان عشاق کی آرزوں اور خوشیوں کے متعلق سوچ رہا تھا کہ اس فانی دنیا میں یہ عشاق کس قدر بے چین ہیں، ان کو جب عملیات کی خوش خبری سنائی جاتی ہے تو ان کی خوشی کا ٹھکانا نہیں رہتا، لیکن جب ان کے بعد آنے والا کوئی ان سے پہلے عملیات کھلے جا رہا ہوتا ہے، تو پھر پھول جیسے چروں پر مر جھانے کے اشارات صاف نظر آتے ہیں مثل صحابہ کرامؓ کے کہ وہ دنیوی معاملات میں تو خود پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے مگر جب معاملہ دین کی سر بلندی کا ہوتا اور میدان جہاد میں





(جس میں قدم قدم پر دشمن اسلام کے گھات کا خطرہ لگا رہتا ہے)  
طے کر کے گنڈہ پور پہنچے جہاں آپ کو ۲۷ ماہ مزید

انتظار کرنا پڑا، ان انتظار کے ایام میں ہی قاری صاحب کے گھر میں چاند سے ایک نرم و نازک بچے نے بھی جنم لیا جو کہ قاری صاحب کے ایک بہترین جانشین کے طور پر ابھر سگے، ان شاء اللہ بچے کی پیدائش کے ٹھیک ایک ماہ بعد سالوں کی پیاسی یہ بے چین روح اپنے رب کے لقاء سے سرفراز ہوئی موٹرم کے مبارک دھویں کے ساتھ ہی قاری صاحب کی مبارک روح بھی رب کے حضور جنتوں کی مکین بنی۔  
نحسبہ کذا لک واللہ حبیبہ

قاری صاحب شاکر اللہ شہید کا ٹکڑوں میں بٹا یہ نازک وجود جو فقط ایک عراء شرعی نظام کے نفاذ کیلئے ہی اس دار فانی سے دار جاویدانی کی طرف کوچ کر گیا، قاری صاحب کے نازک وجود کا ہر ایک ٹکڑا ہمیں اس بات کی یاد دلاتا ہے کہ تمہارے اجداد اس دین مبین کے کسی حکم میں کمی برداشت کرنے کے روادار نہیں تھے، چہ جائیکہ ایک نیا دین دین جمہوریت کے نام سے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے خرمن ہستی سے کھلوا کرے قاری صاحب کی ہر آرزو ان صاحب علم و قلم کیلئے لمحہ فکریہ ہے جو دین جمہوریت کے اندر رہتے ہوئے دین اسلام کی خدمت کو جہاد سے تعبیر کرتے ہیں

امت کے نوجوان جمہوریت کے اس بت کو اب پوچھنے والے نہیں ہیں چاہے اس بت پر کتنی ہی بہترین ملمع سازی کیوں نہ کی جائے کیونکہ اس کی بدبو سے اب دنیا کا امن تہہ وبالا ہوا چاہتا ہے، ہمارے نوجوان بارود بھری گاڑیوں میں بیٹھ کر کفر کے ان چچھوں کو اپنا خون جگر دے کر جہنم واصل کرنا جانتے ہیں، ہمارے چمن کے اس نازک پھول کی بھی آخری خواہش یہی تھی کہ میں اپنے جسم کو اپنے رب کے رضا کی خاطر مظلوم مسلمانوں کے کل پر قربان کر کے امت کے نوجوانوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کے پجاریوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اپنے ہاتھ ظالموں کے گریبانوں میں ڈال کر عافیہ بہن کی رہائی کا مطالبہ کرو سڑکوں پر ٹائیر جلا کر دو چار نعرے

سر کی بازی لگانے کی بات آتی تو سب سے اوپر باپ میں قرعہ اندازی ہوتی، کیونکہ ہر ایک کی خواہش یہی ہوتی کہ میں اپنی پیاری جان اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کر دوں، جبکہ یہاں بھی معاملہ اس حد کو پہنچ جاتا ہے کہ بعض اوقات وہ ساتھی جن کو عملیات سے روک دیا جاتا ہے وہ دھاڑے مار مار کر روتے ہیں، کئی دنوں تک حالت خراب رہتی ہے، لیکن اس بات سے حوصلے میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور رب کے حضور قبولیت کی دعاؤں میں اور بھی تیزی آ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کے ان پراسرار بندوں کی دعاؤں میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، یہاں ہر عاشق عشق کے منازل طے کر کے قرب کے اسے مقام پر پہنچا ہوا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے اہل سلوک بھی اس قدر جلد اسے مقام کی خوشبو تک بھی نہیں سونگ پاتے جہاں یہ فدائی مجاہدین پہنچے ہوئے ہوتے ہیں کیونکہ موت کا استحضار ان کو ہر وقت ہوتا ہے وہ بھی ایسی موت کہ جس کے بعد ابدی نعمتیں ہوتی ہیں زندگی بھی ایسی گزارتے ہیں کہ جس میں رب کی نافرمانی سے بچنے کی بھرپور مشقت ہوتی ہے اس وجہ سے ان کی زندگی بھی خوشیوں کا خزانہ ہوتی ہے اور موت بھی رب کے لقاء کا ذریعہ۔

ایمان اور ایقان سے بھرپور ان نازک سینوں میں صرف اور صرف پیارے آقائے مدنی ﷺ کی حرمت پر قربان ہونے کے افکار جگہ پاتے ہیں کیونکہ اس کو بچے میں عشق حقیقی کے علاوہ مجاز کے بدبودار عشق کی کوئی جگہ نہیں ہوتی، یہ عاشق صادق اپنی وصیتوں میں بھی اس بات کا بار بار اعادہ کرتے ہیں کہ اسلامی نظام کے عدم نفاذ کی صورت میں ہماری آرزوؤں کے ساتھ خیانت ہوگی ہم جو اپنے نازک وجود کی قربانی دے رہے ہیں خیانت کی صورت میں کل روز محشر ہمارے ہاتھ اور تمہارے گریبان ہونگے۔

قاری صاحب کی مشقت بھری زندگی اب اپنے رب کے نام پر قربان ہونی تھی تب میرے رب نے اس کو غازیوں کی سرزمین گنڈہ پور بلوایا، ہم پریشان تھے کہ قاری صاحب جسامت کے لحاظ سے بھاری ہیں اتنی دور تک پیدل سفر کیسے کر سکیں گے مگر عشق کے بازیگروں کیلئے ایسی تکالیف کوئی معنی نہیں رکھتے، پر عزم اور صاحب ہمت قاری صاحب کئی دن کا پر صعوبت اور مشکلات سے بھرپور پیدل سفر

لگا کر اگر ظالموں کو جواب دیا جاسکتا تو پیارے آقا ﷺ اپنے دانت مبارک شہید نہ کروا تے ۔

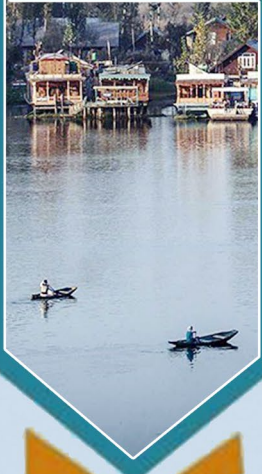
قاری صاحب کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد ہم ان کے گاؤں گئے قاری صاحب کی سرپا عجز واستقامت ماں قاری صاحب کے بچوں کے ساتھ کہیں گئی ہوئی تھی بڑے بھائی گھر پر موجود تھے، ہم ان کے پاس گئے انہوں نے ہمیں خوب عزت دی اور اپنی دکھ بھری زندگی کے چند گوشوں سے پردہ اٹھایا کیونکہ ان کے ۳ بھائی پہلے بھی شہید ہو چکے تھے اس وجہ سے والدہ صاحبہ قاری صاحب کے فراق میں کچھ زیادہ ہی بے چین تھی بڑے بھائی کہنے لگے کہ میرے ۳ بھائی پہلے بھی شہید ہو چکے ہیں جب بھی کسی بھائی کی شہادت کی خوشخبری اپنی والدہ کو سناتا تو وہ شکر کے کلمات کہہ کر ہمیں بھی صبر کی تلقین کرتی اور کہتی کہ اللہ کا دیا ہوا تھا اسی نے لے لیا مگر جب سے قاری صاحب کی شہادت کی اطلاع پہنچی ہے اس وقت سے بے چین ہیں (قاری صاحب چھوٹے سے ہونے کی وجہ سے کچھ زیادہ ہی لاڈلے تھے) صبر واستقلال کے پیکر اس غمزدہ گھرانے کے سربراہ سے جب میں نے کسی تلخ تجربے کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے کہ بھائیوں کی جدائی کا غم سنا کوئی مشکل نہیں ہے مگر اس کے یتیم کی پرورش بہت ہی مشکل ہے پہلے ہی ہمارا گھر یتیموں سے بھرا ہوا تھا مگر الحمد للہ وہ سب اب بڑے ہو چکے ہیں اب قاری صاحب کے یتیموں کی باری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت عطاء فرمائے ۔

بالآخر اسلام کے اس بہادر سپاہی اور اسپیشل استشہادی فورس کے اس جانباز مجاہد نے ولایت ڈی آئی خان کے علاقے درابن کے تھانے پر ۸ دسمبر ۲۰۲۳ کو اس وقت موٹر بم کے توسط سے فدائی حملہ کیا جب تھانے میں آپریشن کھلے آئے ہوئے فوجی رہ رہے تھے قاری صاحب کے مبارک عملیات کے نتیجے میں دشمن دین و اسلام کے ۲۴ کے قریب سپاہی ہلاک ہوئے جبکہ قاری صاحب کے موٹر بم کے انفجار کے ہوتے ہی ۱۳ استشہادی مجاہدین بھی اس تھانے کے اندر داخل ہو گئے جنہوں نے جوانمردی کے ساتھ ناپاک دشمن کو ٹھکانے لگانا شروع کر دیا قاری صاحب کے مبارک خون سے شروع ہونے والا یہ معرکہ ۲۴ گھنٹے جاری رہا، بالآخر یہ چاروں جانباز اپنی منزل شہادت پا کر جاویداں ہو گئے ۔



تحریر: ڈاکٹر احمد کشمیری

## اکہ نظر کشمیر پر



لے تو فوراً اس کو ہٹا دیا جاتا ہے، جی ایچ کیو کے منظور نظر لوگ ہی اس سیاست میں حصہ لے سکتے ہیں۔

کشمیر میں موجود خود مختار کشمیر کا نعرہ لگانے والی پارٹیوں کو الیکشن لڑنے کی اجازت نہیں ہے صرف وہ پارٹیاں الیکشن میں حصہ لے سکتی ہیں جو احاق پاکستان کی شق پر دستخط کرتی ہیں۔

اگر تعمیر و ترقی کے لحاظ سے انڈین (مقبوضہ) کشمیر اور پاکستانی (آزاد) کشمیر

کا جائزہ لیا جائے تو انڈین کشمیر میں سیمکڑوں کا بجڑ، یونیورسٹیاں اور بیسیوں میڈیکل کالج، انجنیرنگ کالج، لاء کالج، انڈسٹریز اور دیگر کئی سہولیات میسر ہیں، جبکہ اس طرف ایک میڈیکل کالج، ایک یادو انجنیرنگ کالج اور ایک لاء کالج ہے۔ کوئی انڈسٹری نہیں ہے اور روزگار کے مواقع ناپید ہیں۔

کشمیر کے لوگ پاکستان کے ساتھ کلمے کی بنیاد پر محبت رکھتے تھے مگر پاکستانی اسٹیبلیشمنٹ کے ناروا سلوک کی وجہ سے حالیہ کچھ سالوں سے نفرت کی ہوا چل پڑی ہے۔ بلوچستان اور قبائل سے جبری گمشدگیوں کا حلنے والا سلسلہ کشمیر میں بھی داخل ہو چکا ہے۔ ایک سروے کے مطابق ایک سو سے زائد نوجوان غائب ہیں، ان میں اسلامی ذہنیت رکھنے والے اور خود مختار کشمیر کے حامی لوگ شامل ہیں۔ اسی طرح سرکاری جہادی تنظیموں کے

## کشمیر کے موجودہ کشیدہ حالات کی وجہ

کشمیر جس کو جنت نظیر بھی کہا جاتا ہے، ایک آزاد و خود مختار ریاست رہ چکی ہے جس کا کل رقبہ ۷۴ ہزار ۴۸۴ مربع میل ہے جس کو تقسیم کر کے بندر بانٹ کر دی گیا۔ جیسے بقیہ چائینہ کو دے دیا گیا، جموں اور کچھ دیگر علاقے انڈیا کے حصے میں آئے، گلگت بلتستان پاکستان کا برائے نام صوبہ بنا دیا گیا، جواج تک پاکستان کے نہ پانچویں صوبے کے طور پر ظاہر ہوا اور نہ مروجہ پاکستانی قانون کے مطابق قومی اسمبلی اور سینٹ کی نمائندگی دی گئی ایک ڈمی قسم کا وزیر اعلیٰ بنا دیا اور کشمیر کا ایک حصہ جس کو لوگ آزاد کشمیر کے نام سے جانتے ہیں، کو بھی ایک ڈمی ریاست بنا دیا گیا۔ اس کا اپنا نام نہاد وزیراعظم اور صدر ہوتا ہے، پاکستان میں جس سیاسی پارٹی کی حکومت ہوگی کشمیر میں بھی اسی پارٹی کی حکومت بنالی جائے گی، اس برائے نام حکومت کی ڈوری تین جگہ سے کھینچی جاتی ہے :

### جی اوسی مری :

جس کا دفتر مری میں اونچے مقام پر بنایا گیا جہاں تک پہنچنے کے لیے سیاست دانوں کو بہت سی سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں اور تھوڑی سی غلطی پر انہیں طلب کر دیا جاتا ہے۔ ایک سابق وزیر اعظم سکندر حیات نے یہ کہہ کر انکار کیا تھا کہ میں بوڑھا آدمی ہوں میری کمر میں درد بھی ہے میں بار بار یہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتا۔

### وزارت امور کشمیر :

جس کو سترہ گریڈ کا افسر کسی بھی وقت فون کر کے طلب کر لیتا ہے۔

### چیف سکریٹری :

یہ بہت ہی طاقتور شخصیت ہوتی ہے اگر کشمیر کا وزیراعظم کسی دفتر میں نائب قاصد بھرتی کرے گا تو چیف سکریٹری سے منظوری لازمی ہوگی، یوں کشمیر میں کوئی افسر گریڈ بائیس میں ترقی نہیں کر سکتا، اگر کوئی کشمیری سیاست دان دبے الفاظ میں گلا کر

وہ نوجوان جو اس طاغوتی نظام کے خلاف ذہنیت رکھتے ہیں، کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔ بہت سے نوجوانوں کو پنڈی اسلام آباد کے اندر ٹارگٹ کلنگ میں شہید کر دیا گیا۔

اسٹبلشمنٹ کی یہ پالیسی کہ لوگوں کے جائز مطالبات کو بندوق کے زور پر دبا دیا جائے، اس کا نتیجہ مزید نفرتیں ہی جنم لیں گی۔ حال ہی میں کشمیر میں بجلی اور آٹے پر بے جا ٹیکسز کے حوالے چلنے والی تحریک نے عوامی سیلاب کا منظر پیش کیا اور حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا مگر یہ کوئی پائیدار حل نہیں ہے، عوام کی اکثریت مذہب پسند لوگوں کی ہے مگر اس طاغوتی نظام نے برادریوں اور سیاسی گروہوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ کشمیر کے مسلمانوں کی غیرت کا جنازہ نکالنے کے لیے مختلف قسم کے سیاسی فیسٹول منعقد کیے جا رہے ہیں، جس میں مخلوط محفلوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ فحاشی عریانی پھیلانے پر زور دیا جا رہا ہے۔

کشمیر کا خفیہ معاہدہ انڈیا کے ساتھ ہو چکا ہے، اس پار کشمیر انڈیا کو دے دیا گیا ہے، اگر آپ گہری نظر دوڑائیں تو کئی سالوں سے کشمیر میں لڑنے والی جماعتوں کا جوش جذبہ کم ہوا ہے، بلکہ چھوٹے کارکنوں کو لاعلم رکھنے کے لیے بارڈر تک لے جایا جاتا ہے اور پھر واپسی کر دی جاتی ہے کہ بارڈر کراسنگ مشکل ہے۔ اسی طرح اس طرف کے کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ موجودہ آزاد کشمیر کے کچھ اضلاع صوبہ خیبر پختون خوا کے ساتھ اور کچھ اضلاع پنجاب کے ساتھ ضم کرنے کا اسٹبلشمنٹ کا فیصلہ محفوظ ہے۔ ہر کچھ عرصہ بعد کشمیر کے لوگوں کا ٹمپریچر چیک کیا جاتا ہے لیکن حالیہ کشمیریوں کے اتفاق و اتحاد نے انہیں پریشان کر رکھا ہے۔ اگر لوگوں نے دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسٹبلشمنٹ کی چالوں کو ناکام بنایا تو کشمیر کی آزادی دور نہیں مگر کشمیر کی آزادی کے نام پر لہنے والے اپنی آنے والی نسلوں کو بھوکا نہیں ہونے دیں گے۔ وہ اسلام اور آزادی کے لیے رکاوٹیں کھڑی کرتے رہیں گے، ایجنسز کے ظلم و ستم کے خلاف لوگ آواز اٹھانا شروع کر چکے ہیں جس سے کچھ لوگ بازیاب بھی ہوئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عوام دور اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے نوجوانوں کو فوجی و سرکاری ملازمتوں سے علیحدہ کریں تاکہ اس ظالم جارح فوج کے خلاف لوگ اٹھ سکیں۔



# خوارج کون؟

عبداللہ مجاہد



مولانا عاصم عمر رحمہ اللہ نے کتاب (ادیان کی جنگ) میں ایک باب "خوارج کون؟" کے نام سے مرتب کیا ہے۔ ذیل میں ہم اس باب کا ایک پیرا لکھ رہے ہیں تاکہ (خوارج) کی صحیح تشریح ہو سکے اور پاکستانیوں کو پتہ چل سکے کہ اصل میں خوارج کون ہیں۔

**مولانا عاصم عمر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:**

"عالم اسلام کا حکمران طبقہ دو سو سال سے اس امت کا خون چوس رہا ہے، اپنی سفلی خواہشات کو معبود بنائے بیٹھا ہے، ان خواہشات کی تکمیل کے لیے مسلمانوں کو ذلت کی زندگی جینے پر مجبور کیا ہے، اپنی اولاد کے پیٹ بھرنے کے لیے عام مسلمان کے منہ سے نوالا تک چھین لیا ہے۔ اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے اسلامی غیرت کا سودا کیا ہے۔ کافروں کے ہاتھوں مسلمانوں کو ذلیل کر لیا ہے۔ عالم اسلام کے وسائل کو کوڑیوں کے دام اپنے انگریز آقاؤں کی جھولی میں ڈال دیا ہے۔ اسلامی قوانین کی جگہ ایلیسی نظام رائج کیا اور پھر اس نظام کی حفاظت کے لیے باقاعدہ فوج اور پولیس بنائی ہے۔

آج جبکہ پورے عالم اسلام میں بیداری ہے، کافروں اور اسلام کے دشمنوں سے نفرت عام مسلمان میں پائی جا رہی ہے، الحمد للہ ہر ملک کا عام مسلمان اس حقیقت ہو جان چکا ہے کہ صدیوں سے جو ذلت اس امت پر مسلط ہے اس کی اصل وجہ یہی طبقہ ہے جس نے اپنی دنیا بنانے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو یتیمی و لاچاری کا اسیر بنایا ہے۔ آج مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عزت واپس لینا چاہتا ہے۔

انگریز یا کفار نے مسلمانوں کو ہرانے کا ہر ممکن حربہ آزمایا۔ جہاں میر جعفر، مصطفیٰ کمال پاشا اور پرویز مشرف کے ذریعے مسلمانوں کی حکومتیں ختم کروائی گئیں وہیں نظریاتی طور پر بھی مسلمانوں کے گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مسلمانوں کے حالات کے بارے میں اس وقت اقبال نے خوب کہا تھا:

باطل سے دینے والے اے آسماں نہیں ہم

سوار کر چکا ہے تو امتحان ہمارا

جہاں انگریز نے دیگر فتنے پیدا کیے وہیں ایک بدنام زمانہ منشی کے ذریعے قادیانت کا فتنہ کھڑا کر دیا جس کا بنیادی نظریہ انگریز حکومت کی وفاداری اور جہاد کو ختم کرنا تھا۔ انگریز کے بنائے ہوئے نظام اور قانون کی پاسداری کرنا تھا اور مجاہدین کو باغی دہشت گرد شدت پسند بنانا تھا۔ انگریز چلے گئے، علمائے دیوبند نے قادیانیت کی بھی ناک رگڑ دی لیکن اس کے باوجود انگریز کا لگایا گیا (انگریزی نظام کا) پودا بیوروکریسی اور فوج کے ذریعے پھلتا پھوتا رہا۔ آج جو ٹی ٹی پی کے نام کی جگہ خوارج لکھا جا رہا ہے یہ اسی کا تسلسل ہے۔

پاکستانی غلام اسٹیبلشمنٹ عسکری میدان میں بھی شکست سے دوچار ہے اور میڈیا کے میدان میں بھی ناکامیاں سمیٹ رہی ہے، اب لے دے کہ یہی رہ گیا تھا کہ کسی طرح نظریاتی طور پر انہیں غلط ثابت کر کے انہیں کمزور کیا جائے مگر دیگر میدانوں کی طرح اس میدان میں بھی ناکامی ان کا مقدر بنے گی۔ ان شاء اللہ۔

حکمرانوں کی نظر میں) تکفیری ہیں۔

یہ ہیں وہ جراثیمی و کیمیائی مواد سے ایس ہتھیار جو اس طبقے کی جانب سے آرہے ہیں جو دو سو سال سے اس امت کے بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو یرغمال بنائے ہوئے ہے۔ جس نے محمد صل اللہ علیہ وسلم کی روحانی بیٹی کو گلی گلی سڑک سڑک دفتر دفتر اور فیکٹری فیکٹری ذلیل کیا ہے۔ اس کو گھر کی شہزادی والی زندگی سے نکال کر فٹ پاتھوں، بسوں اور دفتروں میں دھکے کھانے پر مجبور کیا ہے۔ اس طبقے نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان بدترین کافروں کا غلام بنایا ہے جو اپنے گھروں میں بھی حکمرانی کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے کافروں کو اتنی ہمت دی کہ وہ جب چاہیں ہمارا قرآن جلائیں، جب چاہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنائیں۔ یہ طبقہ پھر بھی انکے کہنے پر کلمہ گو مسلمانوں کے خلاف اپنی فوج استعمال کرتا ہے۔ ان کے لیے جان دیتا ہے اور مسلمانوں کی جان لینے کو حلال (آئینی) کہتا ہے۔

انصاف اور دیانت داری سے دیکھا جائے تو عالم اسلام پر مسلط اس حکمران طبقے میں وہ تمام نشانیاں پائی جاتی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے بارے میں بیان فرمائی ہیں "

(ادیان کی جنگ، صفحہ: ۲۴-۲۵)

امریکہ و یورپ کی غلامی سے نکلنے کا خواہش مند ہے۔ کفریہ نظام سے باغی ہو کر اس دنیا میں اللہ کے نظام کو نافذ دیکھنا چاہتا ہے۔ گناہوں سے اٹے ظلم میں دبے اس ماحول میں اس کا سانس گھٹتا ہے۔ وہ آرزو مند ہے کہ اسلام کی تروتازہ بہاروں میں جیے۔ صرف ایک اللہ کا بن کر رہے۔ اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کی عزت دیکھے۔ اس کے کانوں میں کسی عافیہ صدیقی اور فاطمہ کی چیخیں نہ پڑیں۔

یہ جذبہ صرف نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں کا نہیں بلکہ گھروں میں موجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بیٹیاں اور عائشہ و حفصہ (رضی اللہ عنہما) کی جانشین بھی اب سروں پر کفن باندھے شریعت یا شہادت کا نعرہ لگا چکی ہیں۔

لہذا خواہشات کے معبود کو بچانے کے لیے حکمران طبقہ، انکے عسکری و مذہبی محافظ سبھی حرکت میں آ چکے ہیں۔ قوت سے اس عوام کو کچلنا چاہتے ہیں۔ نوجوانوں کے دینی جذبات کو ختم کرنے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔ قوت کا استعمال اتنے بڑے پیمانے پر ہے جیسے کسی بڑے دشمن ملک سے جنگ ہو رہی ہو۔ جبکہ مذہبی ہتھیاروں کا استعمال بھی اندھا دھند طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ لمبے چوڑے قووں کی بوچھاڑ کی جا رہی ہے، واعظوں کے وعظ ہیں۔ اہل قلم کی تحریروں سے امریکی جراثیمی و کیمیائی مواد کی بدبو آرہی ہے۔ اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے جہاد کرنے والے باغی ہیں۔ ہندوستان میں بتوں کے نظام سے بناوت کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کے لیے لڑنے والے دہشت گرد ہیں۔ شراب کو حلال (اجازت پر مٹ) کرنے والوں، بدکاری کے اڈوں، مساج سینٹروں، نائٹ کلبوں کو جائز (قانونی) قرار دینے والوں سے قتال کرنے والے (خوارج) ہیں، اللہ کے قانون کو معطل کر کے، غیر اللہ کے قانون کے مطابق نظام زندگی چلانے والے، اللہ کے حرام کو حلال کر لینے والے طبقے کو جو کافر کہتے ہیں، وہ (ان غلام حکمرانوں کی نظر



سے شروع ہوا

# پاکستان کے مقدار شریعت

ابومصعب محمد عثمان



میرے پیارے مسلمان بھائیو!

پاکستان بننے کا اصل مقصد یہ تھا کہ انگریز اس خطے سے نکل جائے، اور اس خطے پر ایک ایسی آزاد و خود مختار حکومت قائم ہو، جہاں پر شریعت نافذ ہو، اس عظیم مقصد کیلئے لاکھوں مسلمانوں نے قربانیاں دیں، اسی مقصد کے حصول کیلئے لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے، لیکن ہوا کچھ یوں!

کہ انگریز تو اس خطے سے نکل کر واپس برطانیہ چلے گئے لیکن اس خطے پر اپنے زر خرید غلاموں کو مسلط کر دیا، جنہوں نے اول ہی سے پاکستان کو غیروں کے گود میں ڈال دیا، ملک کی داخلی اور خارجی پالیسیاں انکی فرمائش پر بناتے رہے، الغرض! ہر قدم پر اس ملک سے غداری کی اور یہاں شریعت کی بجائے فرنگی سامراج کے قانون (جمہوریت) کو لوگوں پر بزورِ شمشیر نافذ کر دیا علمائے کرام نے بامرِ مجبوری جمہوری راستے سے نفاذِ شریعت کیلئے کوششیں کیں، لیکن بے اثر اور بے نتیجہ ثابت ہوئیں ملک پر مسلط شریعت دشمن قوتوں نے شریعت بل اور حسبِ بل کو مسترد کر کے اپنی دین دشمنی ظاہر کی تو یوں مایوسی اور بھی بڑھ گئی، لیکن جب نائن الیون کے مبارک حملے ہوئے تو اس حملے کی بدولت اللہ تعالیٰ نے پھر سے مسلمانوں میں ایک جذبے کو زندہ کیا، دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں جہاد کا جذبہ پھر سے بھڑک اٹھا، اور امریکہ نے نیٹو افواج سمیت افغانستان پر حملہ کر دیا اور امارت اسلامی افغانستان کی حکومت کو گرا کر اپنی حکومت قائم کی، یوں حق اور باطل کا معرکہ پھر

جب پاکستانی سیکورٹی اداروں نے امریکہ کا ساتھ دیکر امارت اسلامی افغانستان کی حکومت کے گرانے میں مدد کی، ان کو اڈے فراہم کیے، انکے لیے زمینی اور ہوائی راستے کھولے، وزیرستان میں مقیم مہاجر مجاہدین کو ڈالروں کے عوض امریکہ کو بیچا اور سوات میں نفاذِ شریعت کیلئے اٹھنے والے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تو اللہ تعالیٰ نے باشندگانِ پاکستان کو (تحریک طالبان پاکستان) کی صورت میں ایک جہادی تنظیم سے نوازا، جس کا اولین مقصد اس ملک میں (لا الہ الا اللہ) کے نظام کو نافذ کرنا ہے اور اس ملک کے غیور عوام کو ملک پر مسلط ظالم سیکورٹی اداروں سے نجات دلانا ہے، جنہوں نے اپنی بدنام زمانہ جیلیں اور ٹارچر سیلیں شریعت پسندوں سے بھر دی ہیں جنہوں نے کئی علماء کو اس وجہ سے شہید کر دیا کہ انہوں نے شریعت کے نفاذ کی بات کی تھی

تحریک طالبان پاکستان اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے تیزی سے رواں دواں ہے اور ان شاء اللہ ایک دن سرزمینِ پاک پر شریعتِ مصطفیٰ کا نظام قائم ہوگی کیونکہ (شریعت) ہی پاکستان کا مقدر ہے، اسی لیے تمام مسلمانانِ وطن سے گزارش کی جاتی ہے، کہ تحریک طالبان پاکستان کا ساتھ دیکر ملک میں شریعت کی نفاذ کیلئے کھڑے ہو جائے، ان شاء اللہ مستقبل آپ کا ہوگا۔

# آئین پاکستان، اسلامی یا غیر اسلامی؟

قسط (15) شیخ عبدالرحمن حماد



ہے جس سے وہ اپنے فرائض پوری کر سکے اور حرام اقوال و افعال سے بچ سکے،

اور اگر خود مکمل علم حاصل کرنا دشوار ہو تو دین اسلام نے ایسے شخص کو حکم دیا ہے کہ علماء و فقہاء کی طرف رجوع کرے۔ (جبکہ پاکستان میں اسلامی تعلیم کی بیخ کنی کے لیے ہر سطح پر کام جاری ہے، علماء اور مدارس کو بدنام کیا جا رہا ہے)

اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے بہت سارے اُمور میں عمل کو فرض و واجب قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں قانونی طور پر فرائض و واجبات مباح کے درجے میں ہیں، بلکہ بعض فرائض و واجبات تو سرکاری طور پر حرام کے درجے میں ہیں، جو بھی انہیں بجالاتا ہے آئین پاکستان اور حکمران طبقہ اسے مجرم تصور کرتا ہے)

اسلام نے دین کی حفاظت کی خاطر مسلمانوں پر ایک خلیفہ کی تقرری واجب کی ہے تاکہ وہ دین کی حفاظت متعین اصولوں کے مطابق کرے۔ جبکہ پاکستان اسلامی خلافت اور اسلامی امارت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، پاکستان کے ارباب اقتدار (خصوصاً فوجی اسٹیبلشمنٹ) سے پڑوس میں بھی اسلامی امارت ہضم نہیں ہو رہی ہے۔

اسلام نے دین کی حفاظت کی خاطر شریعت مطہرہ کی تحکیم کو واجب قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے قانون کی بالادستی ہے، شریعت نام کی کوئی چیز نہیں) اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے دعوت و تبلیغ واجب قرار دی ہے۔ (جبکہ پاکستان میں سرکاری طور پر فحاشی، عریانی، بے حیائی، بے دینی، الحاد، زندقہ وغیرہ کی دعوت و تبلیغ جاری ہے) اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن

قارین کرام! گزشتہ قسط میں بتایا تھا کہ آئین پاکستان نے پاکستان کے متدین عوام پر جمہوری نظام کو جبری طور پر نافذ کر رکھا ہے، اگرچہ جزوی طور پر آئین میں اسلامی ٹچ ضرور موجود ہے، مگر آئین پاکستان ہی اسلامی شریعت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے، اسلام چونکہ ایک عالمگیر دین ہے، اس لیے اس میں انفرادی و اجتماعی زندگی گزارنے کے اصول موجود ہیں، اس میں طرز حکمرانی بھی موجود ہے اور رعایا و محکوم لوگوں کے لیے بھی احکامات پائے جاتے ہیں، اس میں دنیاوی زندگی سنوارنے اور خرابی اور فساد کی روک تھام کے زریں اصول موجود ہیں، ان سب اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے، جزوی طور پر آئین کا حصہ بنانے سے کام نہیں چلے گا۔

گرامی قدر قارئین! اسلامی شریعت نے پانچ چیزوں کو انتہائی حساس قرار دیا ہے اور انہی کو اپنے احکامات کا محور بنایا ہے، وہ پانچ اُمور ”ضرورات خمس یا مصالح خمسہ یا مقاصد خمسہ“ کہلاتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱: دین کی حفاظت، ۲: عقل کی حفاظت، ۳: جان و نفس کی حفاظت، ۴: عزت و ناموس کی حفاظت، جس میں نسب و نسل کی حفاظت بھی شامل ہے، ۵: مال کی حفاظت۔

مذکورہ بالا امور کی اہمیت کی خاطر اسلام نے بہت سے اقدامات اٹھائے ہیں، جنہیں اگلی سطور میں بیان کریں گے، اور ساتھ میں جو معاملہ ان کے ساتھ پاکستان میں سرکاری سطح پر جاری ہے، اس کی طرف بھی اشارہ کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قارئین کرام! اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے یہ حکم دیا ہے کہ ہر مسلمان (چاہے مرد ہو یا عورت) پر اتنا علم حاصل کرنا فرض



المنکر کو واجب قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں سرکاری سطح پر بالعکس معاملہ جاری ہے، چنانچہ منکر کرنے اور معروف سے روکنے کے منصوبے بنائے جاتے ہیں)

اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے جہاد فی سبیل اللہ (اقدامی ہو یا دفاعی) کو واجب قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان کی کل مشیزمی اُن لوگوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف عمل ہیں)

اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے امیر المؤمنین کے باغیوں کے خلاف جنگ لازم کی ہے۔ (جبکہ پاکستان کے حکمران خود باغی بنے ہیں، اسلامی امارت کے باغی ہیں، افغانستان کی اسلامی امارت کے خلاف ہر پلیٹ فارم پر ہرزہ سرائی کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔)

اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے مسلمانوں پر کفار سے براء (دشمنی) اور مسلمانوں کے ساتھ ولاء (دوستی) کو واجب قرار دیا۔ (جبکہ پاکستان کے ہر حکمران کی دوستی امریکا اور مغرب کے ساتھ ہوتی ہے، اور اس کی دشمنی مسلمانوں کے ساتھ) اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے مرتد کے لیے قتل کی سزا مقرر کی ہے، تاکہ اس طرح دین کی اہانت نہ ہو سکے اور دین کی حفاظت ہو۔ (جبکہ پاکستان میں قتل کی سزا اُس شخص کے لیے ہے جو مرتد کو انجام تک پہنچائے)

اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے زنا دقہ اور لحدین کے قتل کو جائز قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں سرکاری سطح پر زنا دقہ اور لحدین کی پشت پناہی کی جاری ہے، چنانچہ پاکستان میں لحدین کی تعداد اکیس لاکھ سے متجاوز ہو چکی ہے)

اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے ایسے شخص کے خون بہانے کو جائز قرار دیا ہے جو دینی امور کا استہزاء کرے، شعار اللہ کی توہین کرے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے۔ (جبکہ پاکستان میں سرکاری سطح پر وہ شخص زیادہ قابل قدر ہوتا ہے جو دینی امور کا ٹلیہ بگاڑے، اسلامی احکامات کی من

مانی تشریح کرے، جیسے ڈاکٹر قبلہ آیاز، جاوید غامدی، مفتی منیر وغیرہ)

قارئین کرام! انسانی اعضاء میں عقل سب سے قیمتی جوہر ہے، اس لیے تمام احکامات کا مدار عقل پر رکھا گیا، بغیر عقل کے انسان مکلف ہی نہیں، تو جس طرح اسلام نے دین کی حفاظت کے لیے مخصوص اوامر و نواہی دیے ہیں اسی طرح عقل کی حفاظت کے لیے بھی عملی اقدامات اٹھائے ہیں:

چنانچہ اسلام نے شراب بلکہ ہر نشہ آور شے کو حرام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کی عقل کی حفاظت ہو سکے۔ (جبکہ پاکستان میں تمام بڑے ہوٹلوں میں اس کی آزادی ہے)

اسلام کے ہاں عقل اتنی محترم ہے کہ اس کی حفاظت کے لیے شراب پینے والے، شراب بنانے والے، شراب خریدنے والے، شراب بیچنے والے، شراب اٹھا کر لیجانے والے، جس کی طرف لیجایا جائے ان سب پر لعنت بھیجی ہے۔ (جبکہ پاکستان میں سرکاری جانب سے اس کے بنانے، بیچنے، سپلائی کرنے کے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں، مسلم سوسائٹی میں شراب خانوں کی بھرمار ہے)

عقل کی حفاظت کے لئے اسلام نے شراب پینے والے کے لیے ۸۰ کوڑوں کی سزا مقرر کی ہے۔ (جبکہ پاکستان کی ستر سالہ تاریخ میں کسی ایک شرابی کو یہ سزا نہیں دی گئی)

اسلام نے عقل کی حفاظت کے لیے نہ صرف یہ کہ نشہ آور اشیاء حرام کی ہے بلکہ صحت انسانی کے لیے ہر مضر چیز کو حرام قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں نشہ آور اشیاء کی سملنگ میں حکمران طبقہ ملوث ہے، فوجی گاڑیوں میں نشہ آور اشیاء کی ترسیل کی جاتی ہے، نشہ آور اشیاء کی خرید و فروخت پولیس کی نگرانی میں ہوتی ہے)

اسلام نے عقل کو انتہائی محترم قرار دیتے ہوئے اس پر اعتداء کرنے والے پر مکمل دیت لازم کی ہے۔ (جبکہ پاکستان میں آئی ایس آئی، ایم آئی اور سی ٹی ڈی وغیرہ کے خفیہ سیلوں میں



مجاہدین اسلام پر تشدد کے اسے طریقے آزمائے جاتے ہیں کہ بہت سے قیدی عقل تو چھوڑے جان تک سے محروم ہو چکے ہیں)

قارئین کرام! اسلام نے دین و عقل کے بعد انسانی جان و نفس کی حفاظت کے لیے بھی مخصوص احکامات دئے ہیں، مثلاً: اسلام نے مسلمان کی جان کو حرام قرار دیا ہے اس لیے اگر کوئی شخص عداوت کو قتل کرے تو اللہ تعالیٰ نے قصاص کو واجب قرار دیا ہے، اور اخروی سزا جہنم مقرر کی ہے۔ (جبکہ پاکستان میں سرکاری سطح پر مسلمانوں کے قتل عام کا بازار گرم ہے، چنانچہ بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں اندھا دھن بمباری کے بیشمار واقعات اس کی واضح دلائل ہیں)

قتل خطا اور مادون النفس اتلافات کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کی دیتیں، دو ماہ مسلسل روزہ رکھنے اور عتاق رقبہ کو واجب قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں اسے کوئی قانونی حیثیت حاصل نہیں)

اسلام نے جان کی حفاظت کے لیے عدو صائل سے دفاع کو واجب قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں عدو صائل سے دفاع بھی جرم ہے، پاکستان میں اپریشوں کا سلسلہ اُن لوگوں کے خلاف شروع ہوا جنہوں نے عدو صائل سے دفاع کیا تھا) اسلام نے جان کی حفاظت کے لیے ”حدِ حرابہ“ کو مشروع قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں حرابہ میں خود فوج، پولیس اور خفیہ اداروں کے اہلکاروں کا ہاتھ ہوتا ہے)

اسلام نے جان کی حفاظت کے لیے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی بدولت روزانہ کی بنیاد پر دسیوں لوگ خودکشی کرنے پر مجبور ہیں)

اسلام نے جان کی حفاظت کے لیے مضر اشیاء (جن سے انسانی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے) حرام قرار دی ہیں۔ (جبکہ پاکستان میں مضر اشیاء بنانے، لیجانے اور بیچنے کا کاروبار پولیس کی نگرانی میں جاری ہے)

قارئین کرام! اسلام نے عزت و ناموس (جس میں نسب بھی شامل ہے) کی حفاظت کے لیے بھی مضبوط اور ٹھوس احکامات دئے ہیں:

اسلام نے عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے زنا کو حرام قرار دیا۔ (جبکہ پاکستان میں زنا بالرضا کوئی ایسا جرم نہیں جس کی بناء پر مرتکبین کی گرفتاری عمل لائی جاسکے)

اسلام نے دنیا میں زنا کی سزا ”محسن“ کے لیے برہم اور ”غیر محسن“ کے لیے ۱۰۰ کوڑے مقرر کی ہے، اور سزا لوگوں کے سامنے ہونی چاہیے، تاکہ اس شرمندگی کے خوف سے لوگوں کی عزتیں محفوظ ہوں۔ (مگر ستر سال گزرنے کے باوجود آج تک پاکستان میں اس پر عمل نہ ہو سکا)

اسلام نے عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے صرف زنا نہیں بلکہ ہر ایسے برے انحراف کو ممنوع قرار دیا ہے جسے فطرتِ سلیمہ مکروہ و ناپسند سمجھے، مثلاً: لواطت، استمناء بالید (جلق) اور سحاق وغیرہ۔ (جبکہ پاکستان میں آج تک ان پر کسی کو سزا نہیں دی گئی، بلکہ ہم جنس پرستی کے لئے قانونی راہ ہموار کی جا رہی ہے)

زنا وغیرہ کے تمام ذرائع کی روک تھام کے احکامات جاری فرمائے۔ اسی لیے نکاح کی ترغیب دی ہے، اپنی لونڈی کے ساتھ ازدواجی تعلقات کی اجازت دی ہے، عورتوں پر پردہ کرنا لازمی قرار دیا ہے، نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم دیا ہے، گھر وغیرہ میں داخلے کو اجازت پر موقوف کیا ہے، اجنبی عورت کے ساتھ سفر و حضر میں خلوت کو حرام قرار دیا ہے، میاں بیوی کے درمیان ازدواجی تعلقات میں خلل پڑنے کے بعد اگر استمرارِ زوجیت مضر ہو تو طلاق و خلع کی اجازت دی ہے، طلاق و خلع اور موتِ زوج (شوہر) کے بعد عدت کو واجب قرار دیا ہے تاکہ دوسری شادی کے بعد اشتباہ نسب کا معاملہ پیش نہ آئے اور بعد میں باپ کو بچے کے حقوق کی ادائیگی میں اشتباہ نہ ہو اور بچے کو بھی اپنے حقوق مل سکے۔ (جبکہ پاکستان میں نکاح پر پابندی



ہے جب تک کسی لڑکے یا لڑکی کی عمر اٹھارہ سال ہو نہ جائے، پاکستان میں عورتوں پر پردہ لازم نہیں، کوئی ایسی پابندی نہیں کہ نامحرم کے ساتھ عورت سفر نہیں کر سکتی، بہت سے مواقع پر طلاق و خلع کا سسٹم اسلامی شریعت کے ساتھ متضادم (ہے) اسلام نے عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے زنا کے ثبوت کے واسطے چار گواہوں کو پیش کرنے کا حکم دیا ہے، اور جو شخص چار گواہ پیش نہ کر سکے اس پر حدِ قذف (جو کہ ۸۰ کوڑے ہیں) جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں آج تک اس پر عمل نہ ہو سکا)

اسلامی شریعت میں عزت و ناموس کی اتنی اہمیت ہے کہ ”فواحش“ کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں فواحش کا بازار سرکاری سطح پر گرم ہے) اسلام نے عزت و ناموس کی حفاظت کے لیے غیبت کو حرام قرار دیا ہے، برے القاب سے پکارنے پر پابندی عائد کی ہے۔ مسلمان کے ساتھ حسنِ ظن کا حکم دیا ہے، بدظنی سے منع کیا ہے، بلا ضرورت تجسس سے منع فرمایا ہے، تہمت اور شبہات کی جگہ سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں سیاسی پارٹیوں کی بدولت غیبت گناہ کی فہرست سے خارج ہو چکی ہے، برے القابات کی بھرمار ہے، سرکاری سطح پر بلیک میلنگ کے لیے بیڈروم، لیٹرین اور غسل خانوں تک میں خفیہ کیمرے لگائے گئے ہیں)

قارئین کرام! اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے بھی مخصوص احکامات دئے ہیں، مثلاً:

اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے چوری کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں پولیس کی نگرانی میں چوری جاری ہے) اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے ڈاکہ زنی حرام قرار دیتے ہوئے اس کی سزا ”حدِ حرابہ“ مقرر کی ہے، وہ سزا بصورتِ قتل بھی نافذ ہو سکتی ہے، اور ہاتھ پاؤں کاٹنا، یا جلا وطنی بھی ہو سکتی ہے۔ (جبکہ آج تک کچے اور کبے کے ڈاکوؤں کو یہ سزا نہیں

دی جاسکی)

اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے چور کے ہاتھ کاٹنے کو حد مقرر کیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں ستر سال سے یہ سزا کسی کو نہیں دی گئی)

اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں سودی کاروبار اور معاملات سرکاری سطح پر جاری ہیں)

اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے اُن تمام ذرائع کو حرام قرار دیا ہے جن کی وجہ سے دوسرے لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھایا جاتا ہے، مثلاً رشوت لینا اور دینا وغیرہ۔ (جبکہ پاکستان میں ان تمام ذرائع کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، کوئی بھی کام رشوت دئے اور لیے بغیر نہیں ہوتا)

اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے چیزوں میں ملاوٹ، ناپ تول میں کمی اور دھوکا دہی سے منع کیا ہے۔ (جبکہ پاکستان میں دھوکا دہی، ناپ تول میں کمی، چیزوں میں ملاوٹ عام ہے) اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے غصب کرنا (بزور قبضہ کرنا) حرام قرار دیا ہے۔ (جبکہ پاکستان کے تمام افسر اس میں مبتلا ہیں، یہاں تک کہ پاکستان کا موجودہ صدر آصف علی زرداری کا بڑا پیشہ غصب ہے)

اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے حرام کاروبار اور حرام منافع کو ممنوع قرار دیا ہے۔ (پاکستان میں حرام کاروبار پر کوئی پابندی نہیں، خصوصاً اسٹاک ایکسچینج میں بیوع باطلہ اور بیوع فاسدہ کی بھرمار ہے)

اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے مال کے ضیاع سے منع فرمایا اور فضول خرچی پر پابندی لگا دی، اسی طرح بے وقوف لوگوں کو مال کی سپردگی ممنوع قرار دیا۔ (جبکہ پاکستان میں ہر نیا افسر اپنے دفتر کی رائٹس و زیبائش لازم کرتا ہے، سرکاری سطح پر بیجا بلکہ ناجائز پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں، سرکاری پروٹوکول کے نام پر پیش ہا قیمتی گاڑیوں کی قطاریں نظر آتی ہیں، سرکاری



خرچے پر بلا ضرورت بیرونی ممالک کے اسفار کئے جاتے ہیں) اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے میراث کے احکامات دیے، تاکہ ہر وارث کو اس کا پورا حق مل سکے اور اس میں کوئی ظلم و تعدی سے کام نہ لے۔ (جبکہ پاکستان میں عائلی قوانین فرنگی دور کے لارڈ میکالے کے بنائے ہوئے قوانین رائج ہیں) اسلام نے مال کی حفاظت کے لیے زکوٰۃ و صدقات کے احکامات دیئے تاکہ فقراء کے حوائج پورے ہوں اور مجبور ہو کر وہ اغنیاء کے اموال پر دست درازی سے خود کو بچائیں۔ (جبکہ پاکستان میں زکوٰۃ و صدقات کا استعمال فقراء کے بجائے سیاسی مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے، اور عموماً زکوٰۃ کو غلط مصارف میں استعمال کیا جاتا ہے)

خلاصہً ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام نے ہمیں ہر اُس کام کا حکم دیا ہے جس سے مسلمانوں کے مال کی حفاظت ہو، اس کے ناجائز طور پر لینے دینے کا سد باب ہو، اور اس کے جائز استعمال کے اصول بتلائے۔ (جبکہ پاکستان میں مسلمانوں کے اموال لوٹنے کے لیے ناجائز ٹیکس، ناجائز چارجز، بھتہ خوری، سود خوری، قمار بازی و سٹہ بازی عام ہے)

ذرا سوچئے! پاکستان میں اسلام کے مذکورہ بالا احکامات نظریاتی طور پر کس حد تک تسلیم ہیں؟ اور عملی اعتبار سے کتنے نافذ ہیں؟ آیا مذکورہ اسلامی احکامات کو منوانے اور نفاذ کے لیے اٹھنے والے مجاہدین کے دین کو بے دینی، ان کی عقل کو کم عقلی و جنون، ان کی جان لینے، ان کے مال کی ارزانی اور ان کی عزت کی پامالی پاکستان میں قانوناً جائز قرار نہیں دیا گیا ہے؟!

آیا آئے دن پاکستانی اداروں کے خفیہ ٹارچر سیلوں سے مسلمانوں کی تشدد زدہ لاشیں نہیں منگلتیں؟! جیلوں سے انہیں نکال نکال کر جعلی پولیس مقابلوں میں شہید نہیں کیا جاتا؟ فوج اور حکومت خود سے نظریں ہٹانے کی خاطر حالات خراب کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں مارکیٹوں کے مارکیٹ جلا دیئے جاتے ہیں، آئے دن ہنگاموں میں سینکڑوں گاڑیاں نذر آتش کی جاتی ہیں، موبائل چھیننا ایک عام معمول بن گیا ہے، گاڑیوں

(خصوصاً موٹر سائیکل) کی چوری اور بزور چھیننے کا تناسب دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔

مسلمان بچوں اور بچیوں کو کس طرح حکومتی سرپرستی میں بے راہ روی پر گامزن کیا جا رہا ہے؟ حکومتی سرپرستی میں عصمت فروشی (قحب خانوں، رنڈی خانوں، کال گرلز اور ماڈل گرلز کی صورت میں) زوروں پر ہے، کوجیکیشن سسٹم، غیر اخلاقی سی ڈیز سینٹرز پر عدم پابندی (بلکہ سرپرستی) اور انٹرنیٹ کو بے لگام چھوڑنے کے باعث مسلمانوں کی نئی نسل "عزت و آبرو" کے نام سے نا آشنا ہوتی جا رہی ہے، اسی لیے تو اخبارات و رسائل میں سب سے زیادہ خبریں عصمت درمی اور قتل و غارت گری ہی کی پائی جاتی ہیں۔

آج پاکستان میں فوج اور حکومتیں انسانی عقل کے ساتھ گھناؤنا کھیل رہی ہیں، بادی النظر میں آزاد انسانوں کے عقول کو غلامی کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے حکومتیں تمام ذرائع کو بروئے کار لا رہی ہیں، دانشوروں کو خرید جا رہا ہے، مذہبی اسکالروں کو مخصوص ٹاسک دیا جاتا ہے، ائمہ مساجد کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ وہی کچھ منبر سے بیان کریں جو حکومتی پالیسی ہو، کالم نگار اور مضمون نویس حضرات تو وہی کچھ لکھتے ہیں جس سے انہیں سرکاری اداروں کی طرف سے دو ٹوکے ملے، انکر پرسن اور تجزیہ نگاروں کا کام صرف عوام الناس کو ورغلانا رہ گیا ہے، سینکڑوں نشریاتی ادارے صرف اسی مقصد کے لیے کام کر رہے ہیں کہ عوام کے ذہن میں وہ کچھ ڈالا جائے جو فوج اور حکومت چاہتی ہے، کسی کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنی ہو یا کسی کو ہیرو بنانا ہو تو فوج اور حکومتیں یہ کام آج کل میڈیا کے ذریعے آسانی کرواتی ہیں اور عوام کو محسوس تک نہیں ہوتا، مسلمانوں کے اہم ترین مسائل و فرائض سے لوگوں کی توجہ ہٹانی ہو تو ذرائع ابلاغ اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً اسلام کا بول بالا فرمائے، آمین۔

جاری ہے۔۔۔۔



# یہود کی ساڑھے تین ہزار سالہ مختصر تاریخ انکی دائمی ذلت و مسکنت اور ابدی محکومیت و مغلوبیت کا راز

مفتی غفران صاحب

قسط (09)

## خیبر کوروانگی، حضرت سباع بن عرفطہ کی نیابت :

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حُدیبیہ سے واپس آکر ذی الحجہ کا پورا مہینہ اور محرم کے چند روز مدینہ میں قیام فرمایا اور پھر آپ ﷺ نے سمجھا کہ جلد سے جلد ان کی طرف توجہ کی جائے اور شمالی خطرہ پر قابو پایا جائے، چنانچہ آپ ﷺ مدینہ سے محرم ۷ ہجری میں حضرت سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کر کے روانہ ہوئے، ازواج مطہرات میں سے حضرت ام سلمہؓ ساتھ تھیں، فوج کی تعداد سولہ سو تھی جن میں (۲۰۰) سوار اور باقی پیدل تھے، اس وقت تک لڑائیوں میں علم کا رواج نہ تھا، اس غزوہ میں آپ ﷺ نے (رایتہ) بڑے جھنڈے تقسیم کئے ورنہ دوسرے غزوات میں صرف چھوٹے جھنڈے ہوتے تھے، حضور اکرم ﷺ کا جھنڈا سیاہ تھا جو حضرت عائشہؓ کی چادر کا تھا، اس کا نام (العقاب) تھا، آپ ﷺ کا ایک (لواء) جھنڈا سفید تھا جو حضرت علیؓ بن ابوطالب کو دیا، ایک اور بڑا جھنڈا (رایتہ) جاب بن المنذر کو دیا، ایک اور روایت کے بموجب حضرت سعد بن عبادہ کو دیا (ابن سعد) فوج سے آگے حضرت عامر بن الاکوع (مشہور شاعر) رجز پڑھتے ہوئے چل رہے تھے،

خواتین کی شرکت : اس غزوہ میں حضرت ام سلمہؓ کے ساتھ بیس خواتین بھی اپنی خواہش سے شریک ہوئی تھیں، آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا! تم کس کے حکم سے آئیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس لئے آئی ہیں کہ ہمارے پاس زخمیوں کے لئے دوائیں ہیں، اس کے علاوہ ہم تیراٹھا کر مجاہدوں کو دیں گی، آنحضرت ﷺ نے بعد میں جب مال غنیمت تقسیم کیا تو ان خواتین کا بھی حصہ لگایا جو صرف چند کھجوریں تھیں جو تمام مجاہدین کے ساتھ ان خواتین کو بھی ملا، ابن ہشام

نے لکھا ہے کہ امیہ بن صلت نے ایک غفاری عورت کی روایت بیان کی کہ جب حضور ﷺ خیبر تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں بنو غفار کی چند عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا یا رسول اللہ ﷺ! ہم سب نے ارادہ کیا ہے کہ اس سفر میں آپ کے ساتھ رہیں تاکہ زخمیوں کی دوا و علاج اور مرہم پٹی کر سکیں اور اپنی طاقت کے مطابق ان کی مدد بھی کریں، آپ ﷺ نے فرمایا (اللہ برکت دے) جب خیبر فتح ہوا تو رسول اکرم ﷺ نے مال غنیمت میں سے مجھے بھی کچھ دیا اور یہ ہار جو مرے گلہ میں نظر آ رہا ہے آپ ﷺ نے اسی موقع پر مجھے عنایت فرمایا تھا اور اپنے دست مبارک سے میرے گلہ میں ڈالا تھا، خدا کی قسم! یہ ہار میرے گلہ سے کبھی دور نہیں ہوتا، بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ہار برابر اس خاتون کی گردن میں رہا جب تک وہ وفات پا گئیں، انھوں نے یہ وصیت کی تھی کہ یہ ہار بھی ساتھ ہی قبر میں دفن کیا جائے اور ہمیشہ جس پانی سے ایام کے بعد طہارت کرتی تھیں اس میں نمک ضرور ملائی تھیں اور یہ بھی وصیت کی تھی کہ جب مروں تو غسل کے پانی میں بھی نمک ملا لیا جائے، آپ ﷺ نے مال غنیمت میں سے کچھ ان خواتین کو بھی دیا مگر ان کلمے مال غنیمت کا حصہ مقرر نہیں کیا، (ابن ہشام)

چونکہ معلوم تھا کہ غطفان اہل خیبر کی مدد کو آئیں گے، آنحضرت ﷺ نے مقام رجیع میں فوجیں اتاریں جو غطفان اور خیبر کے بیچ میں ہے، اسباب بار برداری، خیمہ اور مستورات یہاں چھوڑ دی گئیں اور فوجیں خیبر کی طرف بڑھیں، غطفان یہ سن کر کہ اسلامی فوجیں خیبر کی طرف بڑھ رہی ہیں ہتھیار سجا کر نکلے لیکن آگے بڑھ کر جب ان کو معلوم ہوا کہ خود ان کا گھر خطرہ میں ہے تو واپس چلے گئے اور یہود خیبر کو مسلمانوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا، بخاری شریف کے مطابق آپ ﷺ عصر کے وقت مقام (صہبا) پہنچے، پہلے تو عصر کی نماز پڑھی پھر کھانا طلب فرمایا، کھانے کے لئے

(ستو) کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں تھی، آپ ﷺ نے ستو گھولنے کا حکم دیا، ستو گھولا گیا، آپ ﷺ نے پیا اور تمام صحابہ کرام نے بھی پیا یہاں تک مغرب کا وقت آگیا تو سب لوگوں نے کفی کر کے مغرب کی نماز پڑھی، کسی نے وضو نہیں کیا، وہاں سے چل کر رات کے وقت خیبر پہنچے، حضور اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی قوم پر رات کے وقت پہنچتے تھے تو رات کو حملہ نہیں کرتے تھے؛ بلکہ صبح کا انتظار کرتے تھے، جب صبح ہوئی تو (اندھیرے) میں خیبر کے قریب نماز پڑھی، نماز پڑھ کر خیبر پر حملہ کے لئے روانہ ہوئے، زبان مبارک پر اللہ اکبر کے ساتھ یہ کلمات بھی آگئے... خربت خیبر "خیبر برباد ہو گیا"، پھر یہ آیت بھی پڑھی: **فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ** (ترجمہ) "مگر جب وہ ان کے میدان میں اتر آئے گا تو جن کو ڈر سنا گیا تھا ان کے لئے برادن ہوگا" (سورہ الصفہ ۱۷۷: ۱۷۸) قلعہ ناعم کی فتح اور حضرت محمود بن مسلمہ کی شہادت: خیبر میں قموں نہایت مضبوط اور محفوظ قلعہ تھا، مشہور پہلوان مرحب اس قلعہ کا رئیس تھا، سب سے پہلے قلعہ ناعم کی طرف فوجیں بڑھیں، حضرت محمود بن مسلمہ نے بڑی دلیری سے حملہ کیا اور دیر تک لڑتے رہے، چونکہ سخت گرمی تھی تھک کر دم لینے کھینچنے کی دیوار کے سایہ میں بیٹھ گئے، کنانہ بن الربیع نے قلعہ کی فصیل سے چکی کا پاٹ ان کے سر پر گرایا جس سے انھوں نے وفات پائی، لیکن قلعہ بہت جلد فتح ہو گیا، ناعم کے بعد دوسرے قلعے سوائے قموں کے آسانی سے فتح ہو گئے۔

رستم یہود مرحب کا قتل:

قلعہ قموں کی فتح: قلعہ قموں تمام قلعوں میں سب سے زیادہ مستحکم تھا جس کا حاکم مرحب رستم یہود سمجھا جاتا تھا، اس لئے اس کا محاصرہ طویل عرصہ تک جاری رہا، حضور ﷺ نے ایک دن حضرت ابو بکرؓ کو جھنڈا عطا فرمایا، بڑی شدید جنگ ہوئی؛ لیکن پھر بھی فتح نہ ہوئی، دوسرے دن آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو جھنڈا مرحمت فرمایا؛ لیکن اس دن بھی فتح نہ ہوئی، تیسرے روز آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو طلب فرمایا، معلوم ہوا کہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں، حضور

ﷺ نے انھیں قریب بلایا، دعا فرمائی اور اپنا لعاب دہن آنکھوں میں لگایا، فوراً ہی آنکھیں اچھی ہو گئیں، پھر آپ ﷺ نے انھیں زرہ پہنائی، تلوار ذوالفقار ہاتھ میں دی اور حضرت عائشہؓ کی سیاہ چادر سے تیار کردہ پر حم عطا فرمایا! قلعہ کا رئیس مرحب بڑے طمطراق سے مقابلہ کو نکلا اور مبارزت طلب کی تو حضرت عامر بن اکوع بڑھے، مرحب کے وار کو سپر پر روکا، اپنی تلوار چلائی تو وہ گھوم کر خود ان کے پاؤں پر لگی، اس کے زخم سے وہ جانبر نہ ہو سکے، ان کے بھائی سلمہ بن اکوع نے سمجھا چونکہ وہ خود اپنی تلوار کا نشانہ بنے ان کے اعمال ضائع ہو گئے، آنحضرت ﷺ نے اپنی دونوں انگلیاں اکھیٹی کر کے فرمایا: ان کا اجر دوہرا ہے، وہ بڑا جانناز مجاہد تھا، ان جیسا کوئی عرب روئے زمین پر نہ چلا ہوگا، وہ شہید ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور رجب میں محمود بن مسلمہ کے ساتھ دفن کیا، یہ وہی صحابی ہیں جن کی حدیث خوانی پر حضور ﷺ نے دعائے مغفرت فرمائی تھی، مرحب حاکم قلعہ قموں عرب کا مشہور پہلوان تھا جو ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا، مرحب اور حضرت علیؓ کے درمیان مقابلہ ہوا اور وہ مارا گیا (واقعی نے محمد بن مسلمہ کو مرحب کا قاتل بتلایا ہے) مرحب کے مارے جانے کے بعد یہود نے عام حملہ کر دیا لیکن وہ فتح حاصل نہ کر سکے غرضیکہ قلعہ قموں (۲۰) دن کے محاصرہ کے بعد فتح ہو گیا، فتح کے بعد یہود کی جان بخشی اور معاہدہ؛ جب تمام قلعے فتح ہو گئے تو یہودیوں نے درخواست کی کہ آدھی پیداوار کی بٹائی پر انھیں بطور کاشتکار زمینوں پر کام کرنے کی اجازت دی جائے، حضور اکرم ﷺ چاہتے تو شریعت موسوی کے مطابق انھیں قتل کر دیتے، عورتوں اور بچوں کو غلام بنا لیتے؛ لیکن حضور ﷺ نے نہایت فراخ دلی سے ان کی جاں بخشی فرمائی اور ان سے ایک معاہدہ کیا جس کی شرائط حسب ذیل ہیں: ۱- یہودی آئندہ قلعوں میں سکونت اختیار نہیں کریں گے، ۲- اپنے تمام ہتھیار اور حربی ساز و سامان مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے، (اور حکومت مدینہ جب چاہے انھیں مدینہ سے نکال باہر کر سکے گی) ۳- تمام دفعینہ حکومت مدینہ کے حوالے کر دیئے جائیں گے، ۴- اگر یہودی ان شرائط کی خلاف ورزی کریں



گے توجو سامان انھیں بخشا گیا ہے وہ واپس لے لیا جائے گا، اس معاہدہ پر حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ نے بطور گواہ دستخط کئے، فتح کے بعد زمین مفتوحہ پر قبضہ کر لیا گیا؛ لیکن یہود نے درخواست کی کہ زمین ہمارے قبضہ میں رہنے دی جائے ہم پیداوار کا نصف حصہ ادا کریں گے، یہ درخواست منظور ہوئی، بٹائی کا وقت آتا تو آنحضرت ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجتے، وہ غلہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے یہود سے کہتے تھے کہ اس میں سے جو حصہ چاہو لے لو، یہود اسی عدل پر متحیر ہو کر کہتے تھے کہ زمین اور آسمان ایسے ہی عدل سے قائم ہیں، (بحوالہ انوار اسلام)

### مقتولین یہود:

یہ محاصرہ تقریباً ایک ماہ جاری رہا جس میں ۹۳ یہود مارے گئے جن میں ان کے بڑے بڑے سردار جسے مرحب، حارث، سلام بن مشکم وغیرہ شامل ہیں "مدارج النبوت" میں ان کی تعداد (۱۰۳) بتلائی گئی ہے،

### شہدائے خیبر:

صحابہؓ میں سے پندرہ صحابہؓ نے شہادت حاصل کی، قسطلانی نے (۳۴) لکھی ہے، ابن سعد نے (۱۷) بتلائی ہے، قاضی سلیمان منصور پوری نے (۱۹) لکھی ہے، (۱۵) شہدائیں قریش سے، ایک قبیلہ اشجع سے، ایک قبیلہ اسلم سے، ایک خیبر والوں میں کشیر سے اور باقی انصار تھے، ابن سعد نے پندرہ شہدائے خیبر کے نام بھی لکھے ہیں۔

### غزوہ خیبر کے چیدہ چیدہ واقعات:

#### ۱۔ عمل تھوڑا اجر زیادہ:

ایک حبشی غلام عامر نام کے یہودی کے پاس بکریوں کے ریوڑ کی نگرانی پر مامور تھا، اس نے دیکھا کہ یہودی جنگ کی تیاری کر رہے ہیں، اس نے دریافت کیا تو ایک شخص نے کہا کہ... "ایک شخص جو نبی ہونے کا مدعی ہے ہم سے لڑنے آ رہا ہے، نبی کے لفظ نے اس کے دل پر خاص اثر کیا، وہ صبح سویرے ریوڑ کو چرانے کے لئے نکل گیا جب واپس ہوا تو دیکھا کہ مسلمان محاصرہ کئے ہوئے ہیں

، ریوڑ کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ﷺ کس بات کی دعوت دیتے ہیں... فرمایا: تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، گواہی دے کہ اللہ ایک ہے اور میں اس کا رسول ہوں، عرض کیا: اس شہادت سے مجھے کیا فائدہ ہوگا؟ فرمایا اسلام قبول کرنے کے بعد جب تو مرے گا تو جنت کا حق دار ہوگا، یہ سن کر اس نے اسلام قبول کر لیا، پھر عرض کیا یا رسول اللہ! ان بکریوں کا کیا کروں، یہ یہودیوں کی ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! امانت کو ان کے مالکوں تک پہنچا دو، قلعہ کی طرف انھیں لے جا کر ہانک دو اور تجھے سے دو چار ہتھر پھینک دو، اللہ تعالیٰ انھیں ان کے مالک تک پہنچا دے گا، چنانچہ اس نے ویسا ہی کیا اور ہتھیار لے کر جنگ میں لڑتا ہوا شہید ہو گیا، اس کی لاش دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا "اس نے عمل تھوڑا کیا لیکن اجر زیادہ پایا، نہ ایک نماز پڑھی نہ ایک روزہ رکھا، بس ایک حکم پر عمل کیا، میں اس کے سر ہانے دو حویریں دیکھ رہا ہوں"

### ۲۔ نو مسلم جنتی:

اس غزوہ میں ایک دیہاتی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لایا، پہلا قلعہ فتح ہونے کے بعد مال غنیمت میں اس کا حصہ بھی نکالا گیا جب کہ وہ لشکر کے پچھلے حصہ پر پہرہ دے رہا تھا، صحابہ نے اس کا حصہ اسے پہنچایا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے، کہا کہ یہ وہ حصہ ہے جو اللہ کے رسول نے مال غنیمت میں سے تیرے لئے نکالا، وہ اپنا حصہ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میں اس لالچ سے تو آپ پر ایمان نہیں لایا تھا، میری تمنا تو یہ ہے کہ گردن کٹا کر شہید ہوں اور جنت میں پہنچوں" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو نے سچ کر دکھایا تو تجھے تیرا صلہ ملے گا، اس کے بعد جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ لڑتا ہوا شہید ہو گیا، اس کی لاش دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا "اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنا جبہ مبارک اس کے کفن کے لئے عطا فرمایا اور دعا فرمائی اے اللہ! یہ تیرا بندہ راستہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا میں اس پر گواہ ہوں۔



شدت کی لڑائی کے دوران ایک مجاہد بڑی بہادری سے لڑ رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دوزخی ہے، اتنے میں اسے ایک گہرا زخم لگا اور وہ گر گیا، صحابہؓ نے عرض کیا... یا رسول اللہ صے آپ ﷺ نے دوزخی فرمایا وہ تو لڑتا ہوا شہید ہو گیا، فرمایا وہ دوزخ میں گیا، لوگوں کو تشویش ہوئی تو اسے قریب جا کر دیکھا، وہ مرا نہیں بلکہ زندہ تھا، اسے اٹھا کر لائے زخموں کی تکلیف بڑھی تو اسے برداشت نہ کر کے ترکش سے تیر نکال کر خودکشی کر لیا، لوگ فوراً جا کر حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے اپنے رسول کی بات کو سچ کر دکھایا اور پھر فرمایا اللہ اکبر... میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں،

### حضرت صفیہؓ سے نکاح:

غزوہ خیبر میں گرفتار ہونے والوں میں حضرت صفیہؓ بھی تھیں جن کا اصلی نام زینب تھا، زرقانی نے لکھا ہے کہ عرب میں مال غنیمت کا جو بہترین حصہ امام یا بادشاہ کے لئے مخصوص ہوتا تھا اس کو صفیہ کہتے تھے، اُن کا باپ حمی بن اخطب قبیلہ بنو نضیر کا سردار اور ماں ضرہ بنو قریظہ کے رئیس کی بیٹی تھی، حضرت صفیہؓ کی شادی پہلے سلام بن مشکم القرظی سے ہوئی تھی، ابن مشکم نے طلاق دی تو کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں آئیں، کنانہ غزوہ خیبر میں قتل ہوا، حضرت صفیہؓ کے باپ کو غزوہ بنو قریظہ میں قتل کیا جا چکا تھا، ان کے بھائی غزوہ میں مارے گئے، جب خیبر کے تمام قیدی جمع کئے گئے تو حضرت دحیہ کلبی نے آنحضرت ﷺ سے ایک لونڈی کی درخواست کی، آنحضرت ﷺ نے انتخاب کی اجازت دی، انھوں نے حضرت صفیہؓ کو منتخب کیا؛ لیکن ایک صحابی نے آپ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ آپ ﷺ نے رئیس بنو نضیر و قریظہ کو دحیہ کے حوالہ کر دیا، وہ تو صرف آپ ﷺ کے قابل ہیں، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ دحیہ اس عورت کے ساتھ حاضر ہوں، وہ حضرت صفیہؓ کو لے کر آئے تو آپ ﷺ نے ان کو دوسری لونڈی عنایت فرمائی، پھر آپ ﷺ نے حضرت صفیہؓ پر اسلام پیش کیا جو انھوں نے قبول کیا

اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے نکاح کر لیا، ان کی آزادی ان کا مہر ٹھہرا، حضور ﷺ سے نکاح کے وقت ان کی عمر ۱۷ سال تھی، خیبر سے روانہ ہونے تو مقام صہبا میں رسم عروسی ادا کی اور جو کچھ سامان لوگوں کے پاس تھا اس کو جمع کر کے دعوت ولیمہ فرمائی، وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو خود اپنے اونٹ پر سوار کر لیا اور اپنی عبا سے ان پر پردہ کیا، یہ گویا اس بات کا اعلان تھا کہ وہ ازواج مطہرات میں داخل ہو گئیں، حضرت صفیہؓ کے حسن و جمال کا بڑا شہرہ تھا، آنحضرت ﷺ کو حضرت صفیہؓ کے ساتھ بہت محبت تھی اور ہر موقع پر ان کی دلجوئی فرماتے تھے، حضرت صفیہؓ بڑی سیر چشم اور فیاض تھیں، علمی حیثیت سے بھی بلند درجہ رکھتی تھیں، ایک بار آپ ﷺ سفر میں تھے، ازواج مطہرات بھی ساتھ تھیں، حضرت صفیہؓ کا اونٹ سوء اتفاق سے بیمار ہو گیا، حضرت زینبؓ کے پاس ضرورت سے زیادہ اونٹ تھے، آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ ایک اونٹ صفیہؓ کو دے دو، انھوں نے کہا کہ کیا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دوں؟ اس پر آنحضرت ﷺ ان سے اس قدر ناراض ہوئے کہ دو مہینے تک ان کے پاس نہیں گئے۔ (یہ چاروں واقعات سیرۃ النبی جلد اول۔ لشبلی نعمانی میں موجود ہیں)

ایک بار آپ ﷺ حضرت صفیہؓ کے پاس گئے، دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں، آپ ﷺ نے رونے کی وجہ پوچھی، انھوں نے کہا کہ عائشہؓ اور زینبؓ کہتی ہیں کہ ہم تمام ازواج میں افضل ہیں، ہم آپ ﷺ کی زوجہ ہونے کے ساتھ آپ ﷺ کی چچا زاد بہن بھی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ ہارون میرے باپ ہیں موسیٰ میرے چچا اور محمد ﷺ میرے شوہر ہیں اس لئے تم لوگ کیوں کر مجھ سے افضل ہو سکتی ہو، حضرت صفیہؓ نے ۵۰ ہجری میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ (انوار اسلام)



امارت اسلامیہ افغانستان کے سرکردہ رہنماؤں کی  
سوانح حیات پر لکھی گئی پشتو کتاب **سپین کاروان سرکری** کا اردو ترجمہ  
”رہنمائے قافلہ حق“

مترجم: شیخ ابو محمد حماد



قسط (15)

### طالبعلی کے ساتھ مسلح جہاد میں شرکت :

مولوی محمد خوشحال ملنگ صاحب طالبعلی کے زمانے میں روسی افواج اور ان کی کٹھ پتلی افواج کے خلاف عملی جہاد میں بھرپور حصہ لیتے رہے، چنانچہ جب بھی موقع پاتے تو گرم محاذوں کا رخ کرتے۔ اس لیے درج ذیل سطور میں ان کی کچھ خصوصیات کو پیش کیا جاتا ہے :

سابقہ جہاد کے دوران مجاہدین کی طرف سے کمیونسٹ انتظامیہ کے خلاف جلال آباد ٹرخیل کے تاریخی معرکے میں مولوی صاحب نے انتہائی بہادری اور شجاعت کے ساتھ بڑھ چڑھ حصہ لیا۔ اسی طرح لوگر ولایت کے مرکز اور آس پاس کے علاقوں میں روسی افواج اور کمیونسٹوں کے خلاف مجاہدین کے تعارضی حملوں میں ہر سال لازماً شرکت کرتے رہے، جب کہ ایک دفعہ ولایت کے مرکز کی قرار گاہ ”گمبزی“ (جو گردیز کے عمومی سڑک پر واقع ہے) پر دن دھاڑے ۱۲ بجے ۹ ساتھیوں کے ہمراہ حملہ آور ہوئے، اور رات تک لڑائی کو جاری رکھا، حالانکہ دشمن نے انہیں چاروں اطراف سے محاصرہ کر رکھا تھا، مگر انہوں نے شدید لڑائی رات تک جاری رکھی، بالآخر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے وہ محاصرہ توڑنے میں کامیاب ہوئے، اس لڑائی میں دشمن کی کئی بکتر بند گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنیں اور دشمن کو کافی جانی و مالی نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور خود مولوی صاحب بھی اسی معرکے میں زخمی ہوئے، زخم ان کے بائیں ہاتھ میں لگے۔ اس معرکے کے دوسرے روز دو ستم کے جلیم حم ملیشہ نے لوگر کے تور غر کی چوٹیوں میں واقع مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا اور ان پر قبضہ کیا، مولوی صاحب نے زخمی حالت میں اپنے انہی ۹ ساتھیوں کی ہمراہی

### شہید مولوی محمد خوشحال ملنگ صاحب رحمہ اللہ کی سوانح حیات

تحریر: نبیر احمد مجاہد صاحب

افغانستان کی ولایت لوگر کے مرکز کے ساتھ ملحق ”سپست“ کے علاقے ”پاندہ خیل قوم“ میں لعل محمد کے گھرانے میں ۱۳۲۸ ہجری شمسی سال کو ایک بچے کی پیدائش ہوئی، جس کی جبیں پر خوشحالی اور بلند حوصلگی کے آثار چمک رہے تھے، اسی وجہ سے ان کا نام محمد خوشحال رکھا گیا۔

محمد خوشحال نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے امام مسجد سے حاصل کی، اور مزید علوم کے حصول کے لیے انہوں نے رخت سفر باندھا، اور بہت ہی کم مدت میں ابتدائی مروجہ دینی کتب کی تعلیم مکمل کی۔ اور تحصیلات عالی کے لیے افغانستان و پاکستان کے جید علماء کرام اور شیوخ عظام کے سامنے زانوںے تلمذ ٹیک دئے، چنانچہ علوم و فنون کی تحصیل کے دوران محمد خوشحال اپنے ہم صنف ساتھیوں کے مابین ذکاوت، ذہانت اور ہوشیاری میں شہرت کی بلندی پر رہے، جس کی وجہ سے ہر استاد کے دل میں اس کا خصوصی مقام تھا۔

دیارِ ہجرت میں خیبر پختونخواہ کے علاقے چراٹ میں واقع ”جامعہ محمدیہ اسلامیہ“ میں موقوف علیہ سال ۱۴۱۱ھ کو پایہ تکمیل تک پہنچایا، اور ۱۴۱۲ھ کو پاکستان کے صوبے خیبر پختونخواہ کی مشہور دینی درس گاہ ”دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک“ میں دورہ حدیث شریف سے اعلیٰ نمبرات کے ساتھ سند فراغت حاصل کر کے دستارِ فضیلت کا شرف حاصل کیا۔

میں دن کے ۱۱ بجے ان پر حملہ کیا، سخت لڑائی کے بعد وہ مجاہدین کے مراکز کی بازیابی میں کامیاب ہوئے، اس لڑائی میں گلم حم کے ۸ ملحدین مارے گئے، اور کافی تعداد میں عسکری ساز و سامان مجاہدین نے بطور غنیمت حاصل کیا۔

### درس و تدریس :

مولوی محمد خوشحال ملنگ صاحب نے علوم دینیہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد صوبہ خیبر پختونخواہ کے علاقے ورسک میں قائم درالعلوم ضیاء الاسلام میں ایک سال تک تدریس کا فریضہ سرانجام دیا۔ جبکہ فراغت کے دوسرے سال مانسہرہ کے علاقے ”خاکی“ میں واقع افغان مہاجرین کیمپ میں ”مدرسہ نعمانیہ“ میں مروجہ علوم و فنون کی اہم کتابوں کی تدریس کی خدمات سرانجام دیں۔

### طالبان کی اسلامی تحریک کا آغاز:

مدرسہ نعمانیہ میں تدریسی سال کے دوران ہی افغانستان میں طالبان کی اسلامی تحریک کی کرنیں نمودار ہوئیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے طالبان تحریک کے داعیہ سے اتفاق کرتے ہوئے نعرۂ لبیک بلند کیا، اور اپنے چند ساتھیوں سمیت لوگر ولایت کے علماء اور طلبہ کی نمائندگی کرتے ہوئے کندہار کا سفر کیا، وہاں طالبان تحریک کے مشران کے ساتھ ملاقات کے بعد مذکورہ وفد (جن کی سربراہی مولوی محمد خوشحال کر رہے تھے) کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ واپس لوگر ولایت جا کر طالبان کو منظم کرو۔

### جمادی صفت اول میں ان کی قربانی:

خوست ولایت میں کچھ عسکری اور کچھ انتظامی مسئولیات کی ادائیگی کے بعد اپنے چند جمادی دوستوں کے ہمراہ میدان شہر اور کابل کی سرحد پر طالبان کے قائم کردہ محاذ کے خط اول ”پریکڑی“ علاقے تشریف لے گئے، جہاں انہیں میدان شہر کے محاذ جنگ کے عمومی قومندان ”ملا مشراخذ“ کی طرف سے دفاعی مورچوں میں تعینات کیا گیا، حالانکہ وہاں ۲۴ گھنٹے دفاع اور پہرہ داری کی ضرورت تھی (جو انتہائی مشقت اور ذمہ داری والا کام تھا) مگر مولوی صاحب نے کئی ماہ انتہائی شجاعت اور بہادری کے ساتھ مسئولیت کا ادا کیا۔

کچھ مدت بعد وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کابل ولایت کی چاراسیاب ولسوالی کے خط اول تشریف لے گئے، جہاں انہوں نے ریش خور چھاؤنی کی چوٹیوں پر واقع حساس چوٹیوں پر کچھ وقت گزارا، اس کے بعد کابل کے علاقے ”چکڑی“ میں واقع خط اول تشریف لے گئے، اور اُس بڑے تعارضی حملے میں شرکت کی جو فتح کابل کے لیے شروع کیا گیا تھا۔

موصوف کے تعارضی حملے کے نتیجے میں چکڑی، ملنگ کلع اور بند غازی کے تمام علاقے طالبان نے فتح کئے، بند غازی کے ایک اسٹراٹجک پوائنٹ پر مولوی صاحب نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ دفاعی پوزیشن میں واقع مورچہ سنبھالا، اور استقامت کے جوہر دکھاتے رہے، چنانچہ دشمن کے اُن چار تعارضی حملوں کو ناکام بنا دیا جن کا محور مولوی صاحب کا عسکری اہمیت کا حامل مورچہ اپنے قصبے میں لینا تھا، جبکہ انہی شدید حملوں میں مولوی صاحب کے ساتھ جو چند ساتھی تھے وہ زخمی بھی ہوئے، مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری، جس کے نتیجے میں طالبان کی اسلامی تحریک کی جانب سے فوجات کا سلسلہ جاری رہا، اور ”پل چرخنی کے جیل“ تک کا علاقہ طالبان نے فتح کیا۔

مولوی خوشحال ملنگ صاحب نے کچھ عرصہ بعد بڑوں کی ہدایات پر چاراسیاب کے محاذ جنگ کا رخ کیا، اور وہاں حساس محاذوں میں قیام کیا، چنانچہ ایک بار دشمن کے طیاروں نے مولوی صاحب کے مورچے پر بمباری کی، جس میں وہ خود اور ان کے چار ساتھی طلبے تلے آ گئے، چنانچہ شدید زخمی حالت میں انہیں طلبے سے نکالا گیا۔

علاج معالجے کے بعد مولوی خوشحال ملنگ صاحب خوست ولایت واپس چلے گئے، خوست کی صورت حال اُس وقت ایسی تھی کہ طالبان خوست شہر کے گرد و نواح میں تھے، ولسوالیوں کو اپنے قصبے میں لینے کا ارادہ اُن کا نہ تھا، خوست کی تمام ولسوالیوں میں دشمن جس ولسوالی سب سے زیادہ مضبوط تھا وہ یعقوبی ولسوالی تھی، تب ہی تحریک کے بڑوں نے اُس ولسوالی کو قبضہ میں لینے کے لیے مولوی خوشحال



صاحب کو بطور ولسوال بھیجا، مولوی صاحب اپنی تمام تر عسکری اور عوامی تدابیر کو بروئے کار لاتے ہوئے یعقوبی ولسوالی کو تحریک کے کنٹرول میں لانے میں کامیاب ہوئے، ولسوالی کے امن وامان کی صورتحال بہتر ہونے کے بعد مولوی صاحب نے مولوی عبدالرؤف خدام صاحب کو اپنا کفیل مقرر کیا اور خود چاراسیاب کے محاذ پر چلے گئے، جہاں انہوں نے عسکری اور جہادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ریش خور کی فوجی چھاؤنی میں طالبان کو دینی کتب کی تدریس اور قرآن عظیم الشان کا ترجمہ پڑھانا شروع کیا۔

جب طالبان کی اسلامی تحریک کا فاختانہ کاروان ملا بورجان کی سربراہی میں لوگر کی ازرو ولسوالی کے دیندار عوام کی دعوت پر چل پڑا تو ملا بورجان نے مولوی ملنگ صاحب کی خصوصی ہدایت پر اُن کے ساتھ مل گئے۔

ازرو ولسوالی فتح تو ہوئی مگر دشمن نے ”چوڑی کوتل“ سے مقاومت شروع کی، شہید ملا بورجان نے عمومی سڑک پر تعارضی حملہ کیا، اور مولوی ملنگ صاحب کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر جنگ کی کمان سپرد کی، چنانچہ کوتل فتح ہوا اور دشمن بھاگ گیا، جس کے بعد مختلف محاذوں کے لیے جنگی کمانڈرز کی تقرری کی گئی جن میں شہید ملا بورجان صاحب کی طرف سے ایک محاذ کی سربراہی مولوی ملنگ شہید کو دی گئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قوحت کے دروازے کھول دئے، اور جلال آباد تک علاقہ طالبان نے فتح کیا، جب جلال آباد شہر قبضہ میں آیا تو ملا بورجان نے مولوی ملنگ کو ”طورخم“ کے قبضے کے لیے بھیجا، اور طورخم بھی بدون کسی لڑائی کے فتح ہوا۔

مشرقی ولایات کی فتح اور تصفیہ کے بعد شہید ملا بورجان کی سربراہی میں کاروان فتح کابل کی جانب چل پڑا، اور شہید مولوی ملنگ صاحب بھی شانہ بشانہ ساتھ رہے، جب ورتخمن تنگی میں غیرت اور بہادری کا بطل عظیم ملا بورجان اخوند شہید ہوئے تو مولوی ملنگ صاحب بھی اپنے بہت سے دوستوں کے ہمراہ زخمی ہوئے، ورتخمن تنگی اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے فتح ہو کر طالبان نے سروبی کا رخ کیا، معمولی مزاحمت کے بعد سروبی کو طالبان نے فتح کیا۔ ”ماہیپر تنگی“ میں

مخالفین کی طرف سے سخت مزاحمت جاری تھی، مخالفین نے مضبوط مورچے بنا رکھے تھے، تین گھنٹے لڑائی جاری رہنے سے طالبان کا حوصلہ کچھ کمزور پڑ گیا، اور پسپائی کا سوچنے لگے، لیکن مولوی ملنگ صاحب اور دیگر طالبان رہنماؤں نے ماتحت طالبان کو حوصلہ دلاتے ہوئے کہا کہ حوصلہ رکھنا، اللہ مہربان ہے۔ اتنے میں تین طالبان نے پہاڑ کی ایسی چوٹی سے دشمن پر راکٹ داغے جس پر انسان کا چڑھنا بہت مشکل تھا، جس سے دشمن کی صفوں میں بے چینی چھا گئی اور وہ ہتھے بیٹھے لگے، اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی نصرت سے فتح کا دروازہ کھل گیا۔ موقع پر موجود تحریک کے بہت سے مشران اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اُن تین طالبان کو اس کے بعد کسی نے نہیں دیکھا کہ وہ کون تھے؟ اور کہاں گئے؟ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آسمانی لشکر تھا جو طالبان کی نصرت کے لیے اتر تھا۔

جب کابل شہر کا تصفیہ ہوا، اور حساس مراکز اور نقطوں کو طالبان نے کنٹرول کیا تو محترم ملا عبدالرزاق اخوند صاحب (جنہوں نے ملا بورجان کی شہادت کے بعد کابل کے قبضے کی کمان سنبھال رکھی تھی) نے مولوی ملنگ کی ذمہ داری لگائی کہ خیر خانے کو سنبھالو، اور بگرام کے ہوائی اڈے کی جانب روانہ ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے ۱۲ ساتھیوں کے ہمراہ بگرام کے ہوائی اڈے میں داخل ہوئے، ۲ گھنٹے بعد تحریک کے دیگر دستے بھی بگرام پہنچے اور پخشیر وادی تک دشمن کا پیچھا کیا۔

### مولوی ملنگ کی جبل السراج کے ولسوال کے طور پر تقرری :

عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کے فرمان کے مطابق شہید مولوی صاحب خوشحال ملنگ کو جبل السراج کا ولسوال (ضلعی گورنر) مقرر کیا گیا، مولوی صاحب نے اپنی استطاعت کے مطابق اس ولسوالی کے عام لوگوں کو تحریک کے ساتھ ہمنا بنانے کی پوری کوشش کی، تاکہ شر اور فساد سے وہ محفوظ ہوں، مگر دشمن نے عوام کو ڈھال بنا کر اُن کے گھروں، باغات اور کھیتوں سے طالبان پر حملے شروع کئے، چنانچہ دشمن نے جبل السراج، گلبہار اور چاریکار میں شدید حملوں کا آغاز کیا۔ طالبان قیادت نے عوامی نقصانات سے بچنے اور دیگر مصالح کی خاطر پیچھے ہٹ کر شکر درہ کی ولسوالی میں خط



اول قائم کیا، چنانچہ مولوی صاحب خوشحال ملنگ اسی خط اول پر دیگر طالبان مشران کی طرح ایک پر عزم رہنما اور مجاہد کی حیثیت سے طویل عرصے تک رہے۔

### لوگر کے علماء اور طالبان کے صدر کی حیثیت سے :

اس غرض سے کہ طالبان کی اسلامی تحریک لوگر کے جہادی اور علمی سرزمین سے مزید مستفید ہو جوید علماء کرام، طلبہ اور امارت اسلامی کے مشران کی طرف سے متفقہ طور پر جلال آباد شہر میں محترم مولوی صاحب محمد خوشحال ملنگ کو لوگر کے علماء اور طالبان کا سربراہ مقرر کیا گیا، ساتھ میں محترم مولوی محمد شریف سعیدی شہید کو ان کا معاون، اور محترم ملا میر احمد گل کو عسکری مسئول منتخب کیا گیا، چنانچہ بعد میں عالی قدر امیر المؤمنین صاحب کی طرف سے اس انتخاب کی تائید و توثیق ہوئی۔

### صوبہ کاپیسا کے والی (گورنر) کی حیثیت سے :

اسلامی تحریک کے عسکری دستے شمال کی طرف شہید مولوی ملنگ کی سربراہی میں روانہ ہوئے، ولایت کاپیسا اور ولایت پروان کو طالبان نے فتح کیا، چنانچہ عالی قدر امیر المؤمنین کے فرمان سے شہید مولوی ملنگ صاحب کو کاپیسا کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا، اگرچہ ولایت کا ادارتی نظام مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا اور تمام سرکاری وسائل دشمنوں نے لوٹ لیے تھے، مگر محترم مولوی صاحب نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ بہت کم مدت میں ادارتی نظام کو فعال کیا اور ادارتی نظم و نسق کو وہاں قائم کیا، اور دشمن کے پروپیگنڈے کو ناکام بنانے کے لیے صوبہ کاپیسا کی ہر وادی اور ضلع میں لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔

اگرچہ دشمن نے صوبہ کاپیسا کو طالبان سے چھیننے کے لیے اپنی آخری کوشش کی لیکن مولوی صاحب کی حکمت اور ساتھیوں کی بہادری کی بدولت دشمن کے بہت سے تعارضی حملے ناکام رہے، اور دشمن اپنے مقاصد میں ناکام رہا۔

۱۳۷۶ھ ش سال کے ماہ جوزا میں دشمن نے کاپیسا پر بڑا حملہ کیا جس سے طالبان کی خط اول میں کچھ ہل چل مچ گئی، مولوی صاحب ملنگ

نے ”قطعہ منظرہ“ کو دشمن کے مقابلہ کے لیے بھیج دیا اور کچھ ہی عرصے میں باغیوں کو پیچھے دھکیل دیا، ساتھ میں فسادوں نے گلبہار ولسوالی پر حملہ کر کے اپنے گھیرے میں لے لیا۔ مولوی صاحب گلبہار کے محاصرہ توڑنے کے ارادے سے اس طرف آگے بڑھے، مگر مکار دشمن نے گلبہار سے پہلے ”دیہالی بازار“ میں اپنے لوگ مختلف مقامات میں بٹھا رکھے تھے، چنانچہ بازار میں مولوی صاحب کی گاڑی داخل ہوتے ہی چند دین دشمن اور ملک دشمن عناصر نے مولوی صاحب کی گاڑی کو نشانہ بنایا، جس سے یہ عظیم ہستی (جو اسلام، ملک اور بہادری کی نشانی تھی) بدلت ہوئی، اور علم، نورانیت اور غیرت کی ممتاز شخصیت (مولوی محمد خوشحال ملنگ) نے اپنے بہادر ساتھی (ملا خلیل احمد صاحب) کے ساتھ ۱۳۷۶ھ ش میں (جوزہ کی صبح ۹ بجے جام شہادت نوش کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قابل ذکر ہے کہ یہ یوم شہادت دیارِ ہجرت میں اُن کی شادی کا دن مقرر کیا گیا تھا، مگر اُن کے گھر میں سرخ لباس میں ملبوس دلن کے بجائے ان کے مبارک خون سے رنگین تابوت اور جنازہ آیا ہے۔

### مولوی محمد خوشحال ملنگ کی خصوصیات :

خالق کائنات اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعت مطہرہ کے ساتھ والہانہ محبت کے علاوہ مسلمانوں سے بالخصوص ان کی خاص وابستگی تھی، خصوصاً محاذِ جنگ اور درس کے ساتھی اسے بہت عزیز تھے، وہ اپنے اساتذہ کا بہت احترام کرتے، اطاعتِ امیر کو تمام جہادی اور ادارتی امور میں لازمی سمجھتے تھے، اور مشران کے حکم کی اطاعت کرتے۔

شہید مولوی صاحب کی دوستی میں اتنا خلوص اور اخلاص تھا کہ ہر دوست کو ان کے بارے میں یقین تھا کہ وہ اس سے سب لوگوں کی نسبت زیادہ محبت اور خلوص رکھتے ہیں۔

مدرسہ اور مسجد کے علاوہ محاذِ جنگ میں بھی دین کی تعلیم اور قرآن کریم کے ترجمے میں مشغول رہتے، حتیٰ کہ محاذِ جنگ میں ان کے اکثر ساتھی ان سے کتابیں پڑھتے، اوریوں وہ محاذِ جنگ میں بھی سینکڑوں طلبہ کے استاد تھے۔



وہ ہمیشہ اپنے ساتھیوں اور عام طلباء کو بیت المال کا خیال رکھنے اور بیت المال کی حفاظت کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے تھے، اور اُن سے کہا کرتے : بیت المال کی حفاظت میں کسی کی ناراضگی کی پرواہ مت کرو۔ بیت المال کی بہت سی گاڑیاں ان کے تصرف میں تھیں مگر انہیں اپنے ذاتی کاموں میں حتیٰ الوسع گریزاں رہتے۔ مولوی صاحب اگرچہ مالی اور ذاتی طور پر بہت غریب تھے لیکن ان کے ایشار اور شفقت کا یہ عالم تھا کہ تمام ساتھی اس کے احسان تلے تھے۔

اوصافِ حمیدہ اور عمدہ خصائل کی وجہ سے وہ امارت اسلامیہ کے ذمہ داروں کے یہاں خصوصاً عالی قدر المؤمنین کے یہاں بہت عزیز تھے۔

ان کی شہادت کے بعد ان کی کرامت بہت سے لوگوں پر واضح ہوئی، مثلاً: ان کے مدفن کے پاس ایک گھر آباد تھا، اس گھر کا مالک کہتا ہے کہ جب شہید مولوی صاحب کو دفن کیا گیا تو پہلی رات میں باہر نکلا، اچانک میں نے ایک قرآن پاک کی عمدہ تلاوت سنی۔ میں نے سوچا کہ نصف شب کو قبرستان میں کون تلاوت کر رہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے توجہ کی تو شہید مولوی صاحب کی قبر کی طرف سے تلاوت کی آواز آرہی تھی، چنانچہ میں اُس طرف روانہ ہوا، جب میں قبر کے قریب پہنچا تو اچانک تلاوت بند ہو گئی۔ جب میں اپنے گھر کے پاس پہنچا تو ایک بار پھر تلاوت شروع ہوئی۔ اُس بندے کا کہنا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ معاملہ کئی بار ہوا۔

رب کریم انہیں دائمی خوشیوں سے نوازے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے، اور شہادت کی سعادت سے نوازے۔

# پاکستان میں جمہوریت کامیاب نہیں ہو سکتی

راشد عبدالقدوس

ہوٹل کی میز پر چار گلاس الٹے پڑے تھے، چند پاگل انہیں دیکھ کر حیران ہو رہے تھے کہ ان میں پانی کیسے ڈالیں گے؟ ان میں سے ایک پاگل بولا حیرانی کی بات یہ ہے کہ اگر کسی طرح پانی ڈال بھی لیا تو اس میں ٹھہرے گا کیسے؟ ہوٹل میں بیٹھے ان پاگلوں اور پاکستان میں بیٹھے جمہوریت کے علمبرداروں میں کوئی فرق مجھے تو نظر نہیں آتا جو حالات کو سیدھا کرنے کی کوشش کی بجائے خراب حالات میں ہی اپنی بھلائی ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پاکستان کو قائم ہونے والے ۷۷ سال ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک یہاں کوئی منظم نظام قائم نہیں ہو سکا، فوج جمہوریت اور جمہوریت فوج پر سوار ہونے کی کوششیں کرتے کرتے آرام سے سات دہائیاں گزار گئے۔ عجیب بات ہے کہ آج بھی ہمارے بعض سیاسی و مذہبی دانشور اسی جمہوریت کے گیت گارہے ہیں۔ عجیب پاگل پن ہے کہ جمہوریت کی بدترین کارکردگی کے باوجود ہم اس نظام سے جان چھڑانے کو تیار نہیں، حالانکہ ایک ڈاکٹر سے ہمیں اطمینان نہ ہو تو ہم دوسرے ڈاکٹر کے پاس چلے جاتے ہیں، سبزی والا خراب سبزی دے تو اگلی دفعہ دوکان تبدیل کر لیتے ہیں لیکن ۷۷ سال سے جمہوریت نے پاکستان کا بیڑا غرق کر رکھا ہے لیکن اس کے باوجود ہم جمہوریت کو چھوڑنے پر تیار نہیں۔

اولاً تو جمہوریت کا نفاذ مسئلے کا حل نہیں ہے اور اگر ہو بھی تو یہاں جمہوریت کامیاب نہیں ہو سکتی، جس کی ایک وجہ تو فوجی مداخلت ہے جو ہم خاص طور پر ۲۰۰۰ کے بعد سے دیکھتے اور سنتے آ رہے ہیں، دوسری وجہ خود جمہوریوں کے ذاتی مفادات، سیاسی کج فہمی، کرپشن کی لت اور دیگر بڑی اندرونی وجوہات ہیں۔

ایک اور بڑی وجہ، جس کی طرف شاید کسی کی توجہ نہ گئی ہو، ہمارے ہاں خاندانی اور برادری نظام ہے۔ ہمارے ہاں اسی کے تحت ووٹ دیے جاتے ہیں۔ برادری کے چند بڑے لوگ فیصلہ کرتے ہیں کہ فلاں شخصیت کو ووٹ دینا ہے اور سارا خاندان بغیر سوچے سمجھے اسی کو ووٹ دیتا ہے، اس لیے یہاں جمہوریت کامیاب نہیں ہو سکتی کہ یہاں فیصلے خاندان کے بڑے کرتے ہیں اور یہیں سے مفاد پرستی کا عنصر نکلتا ہے کہ بس خاندان یا برادری کا مفاد جس میں ہے ووٹ وہیں جائے گا۔ خاندان کے بڑے اپنے ذاتی مفاد کے لیے فیصلہ کرتے ہیں کہ ووٹ فلاں وڈیرے یا ذمہ دار کو دینا ہے تو سارا علاقہ اس فیصلہ پر عمل درآمد کرتا ہے، یہ ایک طرف جمہوریت کی نفی ہے مگر دوسری طرف ایک منظم خاندانی اور علاقائی نظام بھی ہے۔ پاکستان بننے سے قبل جو انگریز کے وفادار تھے، انہیں جاگیریں عطاء کی گئیں، پاکستان بننے کے بعد انہی جاگیرداروں نے اپنی جاگیر اور زمینداری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جمہوریت کے ذریعے حکمرانی کا راستہ نکالا، علاقے میں انہیں ویسے ہی اہم مقام حاصل تھا جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔

تو جب ہم دس بیس نہیں بلکہ ستتر سالوں سے یہ مشاہدہ کرتے آ رہے ہیں، کہ جمہوریت مسئلے کا حل نہیں ہے تو کیوں نہ وہی نظام جو اس ملک کے حصول کا مقصد ہے، جس کی تنفیذ ہم پر لازم ہے اور ہم پر فرض ہے کہ اس کے تحت زندگی گزاریں، نافذ کیا جائے جس نام شریعت محمدی ہے اور جس کیلئے ملکی سطح پر کوشاں تنظیم تحریک طالبان پاکستان ہے۔ لہذا ان حقائق کا ادراک کرتے ہوئے ہمیں ایک امیر، ایک پرہم اور ایک نظم و ضبط کے تحت ملک میں شریعت محمدی ﷺ کے نفاذ کیلئے جہاد کرنا چاہیے۔



## میرے گزارشہ احوال واقعی

### اثر خام

جا کہ باد صبا ان سے کہنا سلام  
بعدہ عرض کرنا بعد احترام  
قوم کی اب حالت وراثت بیاں  
کچھ خبر آپ کو بھی ہے خیر الانام  
تیری امت کا بکھرا ہے شیرازہ آج  
ان میں باقی کہاں ہیں صلاة و صیام  
وہ خودی اور غیرت سے کوسوں ہیں دور  
اور بھلایا انہوں نے خدا کا کلام  
بھول بیٹھے ہیں صدیق و فاروق کو  
ان کو آتا نہیں آج خالد کا نام  
قوم کے نوجوانوں کی حالت ہے یہ  
منہ میں سگریٹ ہے اور ہاتھوں میں جام  
بھیجتے تھے جو بیٹوں کو میدان میں  
باپ وہ ہو گئے خواہشوں کے غلام  
خوف میں آج ہے تیری امت تمام  
اور ظالم ہیں بے خوف اور بے لگام  
چادرِ مصلحت اوڑھ کر رات دن  
سوتے ہیں چین سے قائدانِ عظام  
مرصد کفر میں وہ تو مسرور ہیں  
اور نہیں چاہتے دین حق کا قیام  
پوچھنا ان سے آئے گی فصل بہار  
یا چمن میں رہیگا خزاں ہی کا نام



## ہم دیکھیں گے

لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے  
 وہ دن کہ جس کا وعدہ ہے  
 جو لوح ازل میں لکھا ہے  
 جب ظلم و ستم کے کوہ گراں  
 روئی کی طرح اڑ جائیں گے  
 ہم محکوموں کے پاؤں تلے  
 جب دھرتی دھڑ دھڑ دھڑ کے  
 اور اہل حکم کے سر اوپر  
 جب بجلی کڑ کڑ کڑ کے  
 جب ارض خدا کے کعبے سے  
 سب بت اٹھوائے جائیں گے  
 ہم اہل صفا مردود حرم  
 مسند پہ بٹھائے جائیں گے  
 سب تاج اچھالے جائیں گے  
 سب تخت گرائے جائیں گے  
 بس نام رہے گا اللہ کا  
 جو غائب بھی ہے حاضر بھی  
 جو منظر بھی ہے ناظر بھی  
 اٹھے گا انا الحق کا نعرہ  
 جو میں بھی ہوں اور تم بھی ہو  
 اور راج کرے گی خلق خدا  
 جو میں بھی ہوں اور تم بھی ہو



## مرے جنوں کا نتیجہ ضرور نکلے گا

مرے جنوں کا نتیجہ ضرور نکلے گا  
اسی سیاہ سمندر سے نور نکلے گا

گرا دیا ہے تو ساحل پہ انتظار نہ کر  
اگر وہ ڈوب گیا ہے تو دور نکلے گا

اسی کا شہر وہی مدعی وہی منصف  
ہمیں یقین تھا ہمارا قصور نکلے گا

یقین نہ آئے تو اک بات پوچھ کر دیکھو  
جو ہنس رہا ہے وہ زخموں سے چور نکلے گا

اس آستین سے اشکوں کو پوچھنے والے  
اس آستین سے خنجر ضرور نکلے گا





ستمبر

رواں سال 2024ء  
ماہ ستمبر میں تحریک طالبان پاکستان  
کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل زرمیلانہ میں واقع فوجی کیمپ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں شریعت دشمن فوج کے ۴ اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں واقع ڈوگرہ ایف سی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوا جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل زرمیلانہ میں واقع فوجی کیمپ پر مجاہدین کے تعارضی حملے کے بعد فوج کی مدد کے لئے آنے والے اہلکاروں پر پہلے سے گھات میں بیٹھے مجاہدین نے لیزر گنز کے ذریعے حملہ کیا جس میں مزید ۹ اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے ہندی خیل شہر کے میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن اور دیگر اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ایک عدد بڑا سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں واقع جھنگی ایف سی پوسٹ پر مجاہدین کے لیزر حملے میں ایک عدد کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک انگور اڈہ کے نزدیک زنارائے میں مجاہدین کے لیزر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزو کے علاقے درہ بازار



میں مجاہدین نے فوج کی پیدل گشتی پارٹی پر مائن بلاسٹ کی جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لور کی تحصیل جندول میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر لیزر گن اور جی لیل سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے مرغان میں فوجی چیک پوسٹ پر حملے کے نتیجے میں تین ایف سی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل بویہ ہمزونی کے علاقے کیلگی میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا جبکہ ایک عدد گاڑی اور ایک عدد بڑا کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت کوئٹہ، ضلع کوئٹہ میں واقع چمن پانک ایف سی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے مائن حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ سوخت خولی میں واقع ایف سی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے اسناپر سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت پنجاب جنوبی، ضلع میانوالی کی تحصیل عیسیٰ خیل میں سی پیک روڈ پر موجود کابل خیل پولیس سٹیشن پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے ذریعے حملہ کیا پولیس کی مدد کے لئے آنے والی پولیس پارٹی پر بھی مجاہدین نے پہلے سے نصب شدہ مائن بلاسٹ کیا۔ مذکورہ حملوں میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈاکئی تیرا داڑہ میں واقع فوج پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے

ذریعے حملہ کیا اس حملے میں پوسٹ کے اندر موجود آئل ٹینکر کو بھی نشانہ بنایا گیا جس کی وجہ سے پوسٹ کے اندر آگ لگ گئی۔ مذکورہ حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے نوان میں واقع پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ولادین ٹرے میں واقع مورچے کے نزدیک فوج کی راشن والی گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا جبکہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئی۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خواجہ خدر سر میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک سیکورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں واقع نزنرائے پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کے علاقے لوئی ماموند میں واقع لغڑی کیمپ پر مجاہدین نے ایک عدد میزائل فائر کیا جو کیمپ کے عین وسط میں لگا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲

خیبر ایجنسی میں دس دن پر مشتمل آپریشن کی صورتحال کے حوالے سے تفصیل

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان میں کے چھی چوک میں فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس



میں ایک ٹینک اور ڈائن تھا، حملے میں چھ فوجی ہلاک و زخمی ہوئے، جبکہ ہمارے ایک ساتھی مفتی محمد رحمہ اللہ شہید ہوئے۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان کے علاقے آدم خیل اور ملک دین خیل میں اسناپئر حملے کیے گئے جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی خیبر اور کزنئی سرحد پر فوج نے مجاہدین کو محاصرے میں لینے کی کوشش کی، جہاں تین روز تک جنگ جاری رہی، جس میں ۱۲ فوجی اور ان کے امن لشکر کے کارندے ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان تری کے علاقے میں ایک چھاپے پر جوابی لیزر حملہ کیا گیا، جس میں تین فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ ملک دین خیل اور برقمبر میں آمنے سامنے جھڑپوں میں چار فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان، بھوٹان شریف میں ایس ایس جی اور امن لشکر نے مجاہدین پر چھاپہ مارا جس میں عمر نامی ایک ساتھی شہید اور جوابی کارروائی میں چھ کمانڈوز ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان بھوٹان شریف میں لیزر گنز سے انتقامی کارروائی کرتے ہوئے ۶ فوجی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان میں دو مقامات تری اور بھٹی میں مجاہدین نے مزید لیزر کارروائیاں کیں جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کا امکان ہے۔

۲۲ اگست تا یکم ستمبر ۲۰۲۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ، تیراہ میدان میں فوج، ایف سی، ایس ایس جی اور امن لشکر نے ملکر مجاہدین کو محصور کرنا چاہا، مگر جوابی کارروائی میں چھ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جہرود کے علاقے شاکس میں تحریک طالبان پاکستان کے ایجنٹس ادارے ٹی آئی اے نے ایم آئی اہلکار ملنگ جان کو ایک خفیہ آپریشن کے دوران کامیابی سے ٹارگٹ کر کے قتل کر دیا، یاد رہے مذکورہ اہلکار ملنگ ایک ظالم انسان تھا جو مجاہدین کے گھروں پر چھاپوں اور گرفتاریوں میں ملوث تھا۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے خٹہ سر میں ایف سی نے مجاہدین پر کمین مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئی ایف سی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت پشاور، ضلع پشاور کی تحصیل بڈہ بیر میں واقع وچ نہر پولیس تھانے پر مجاہدین کے لیزر گنز حملے چار پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ عملیات کے دوران ایک عدد سیکورٹی کیمرہ اور ایک دھشکہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں مجاہدین نے تبی پوسٹ پر بڑا حملہ کیا جس میں تقریباً آٹھ فوجی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جہرود میں واقع بارڈر سکول ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ہلاک و زخمی کی اطلاع



خیل نارائی میں مجاہدین نے فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں تین اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

ہے۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے شکرکوٹ میں مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں پر اس وقت حملہ کیا جب وہ دفاعی پوسٹ پر پہرہ دینے جارہے تھے جس کے نتیجے میں دو اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل گول کے علاقے سورقمرکوٹ اعظم میں مجاہدین کے تعارضی حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت ملاکنڈ، دیر لور کی تحصیل جندول میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر اسناپیر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو زخمی کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ میں بوش مورچہ کے نام سے مشہور فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے علینگار میں فوج نے مجاہدین کے رکھے گئے مائن کو ناکارہ کرنے کی کوشش کی جو بلاسٹ ہوئی، بلاسٹ کے نتیجے میں ایک اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے پیران میں واقع مورچے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۳

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل غورہ بکاخیل میں مجاہدین نے سی پیک روڈ پر فوجی قافلے کو گھات حملے کا نشانہ بنایا جس میں کئی فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ دو گاڑیاں بھی مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے لنڈا اور ٹاپو سر میں واقع ایف سی پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپیر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں مجاہدین کے اسناپیر حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک کیمرا تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سپین کرمامو سر میں واقع ایف سی مورچے پر مجاہدین کے اسناپیر حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے زم چینہ میں ایف سی کیمپ پر مجاہدین کے حملے میں ایک سیکورٹی کیمرا تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین میں محمد نواز پپ کے قریب مجاہدین نے اسناپیر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک سرخورا کیمپ پر مجاہدین کے حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین میں محمد نواز پپ کے قریب حملے کے بعد فوج اور ایف سی نے مشترکہ سرچ آپریشن شروع کر کے مجاہدین کو محاصرے میں لیا تاہم مجاہدین نے گھسان کی جنگ لڑی جس میں چار اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی

۲۰۲۴/۹/۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے شوئی



ہوئے جبکہ تمام ساتھی بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ہندی ژاور میں شریعت دشمن فوج کے مورچے پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمرا تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل رزمک میں مجاہدین نے گرینڈم پوسٹ پر اسنائپر اور جی لیل سے حملہ کیا جس میں ہلاک وزنیوں کی اطلاع ہے جبکہ ایک سیکورٹی کیمرا بھی تخریب کا نشانہ بنایا گیا۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگی (ہلال خیل) میں شریعت دشمن فوج کی گشتی پارٹی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے خرہ غونڈی میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر میں واقع میرٹوبوز کیمپ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں تین ایف سی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان کے علاقے مہمند غوز میں مجاہدین نے آرمی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں پانچ اہلکار ہلاک اور ۱۰ کے قریب زخمی ہوئے جبکہ فوج کا ایک ٹینک مکمل طور پر تباہ کیا گیا اور ایک جاسوسی ڈرون کیمرا بھی مار گرایا گیا، فوج نے حسب معمول عام لوگوں کے گھروں پر پہلی کاپڑوں سے شیلنگ کی جس میں ایک عورت شہید ہوئی اور تین بچے شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے خرہ غونڈی میں مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک جبکہ ایک کو زخمی کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۵

ولایت بنوں کی تحصیل لکی مروت کے علاقے ناور خیل کلی میں مجاہدین کی کارروائی میں ایک پولیس اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں واقع خامرنگ گیٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت کوہاٹ، ضلع کوہاٹ کی تحصیل بلی ٹنگ میں پولیس سٹیشن پر مجاہدین کے گرینڈ حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے مری خیل (ڈیم کلی) میں واقع فوجی مورچے پر مجاہدین نے لیرزگن سمیت ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں تین اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈاک میں فوجی مورچے پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد کیمرا تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ تیراہ میدان میں واقع بادام سر آرمی پوسٹ پر مجاہدین کے لیرزگن حملے میں ۲ اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ ٹاپو سر آرمی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں حوالدار صائم انور ہلاک ہو گیا۔



۲۰۲۴/۹/۶

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ٹاپو سر آرمی پوسٹ پر مجاہدین نے انسائپر سے حملہ کر کے ایک عدد سیکورٹی کیمرہ مار گرایا اور سولر سسٹم کو بھی تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خواجہ خدر میں مجاہدین نے دو مختلف فوجی پوسٹوں پر انسائپر سے حملے کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں ایک فوجی پوسٹ پر ہلکے اور بھاری اسلحے سے کیا گیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں ایک اور فوجی پوسٹ پر حملہ کر کے کئی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کیا گیا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حسونیل پل پر مجاہدین نے انسائپر سے حملہ کر کے ٹاور پر نصب سیکورٹی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنایا جبکہ ایک جاسوسی ڈرون کیمرہ بھی مار گرایا۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت کوہاٹ کی تحصیل کرک کے علاقے گرگری میں مجاہدین نے ایک آئل کمپنی پر تعینات ۳۰ سے ۳۵ ایف سی اہلکاروں پر حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جروود کے علاقے رجگال سپین سر میں مجاہدین پر شریعت دشمن فوج نے چھاپہ مارا مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنایا چار گھنٹے تک سخت مزاحمت کے بعد فوج پسپا ہوئی، جنگ کے نتیجے میں سپیشل فورس کے ۵ اہلکار ہلاک جبکہ ۲ شدید زخمی ہوئے، جنگ کے دوران دشمن نے مارٹر توپ کا بھی استعمال کیا مجاہدین کی کارروائی میں ڈرون کیمرے کو بھی

نشانہ بنایا گیا، گھمسان کی جنگ لڑنے کے بعد تمام ساتھی بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈاکی پندی میں واقع ژاور پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۷

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل خویز و بانزئی کے علاقے شندرہ میں شریعت دشمن فوج کی گاڑی پر مجاہدین نے ریمورٹ کنٹرول بم دھماکہ کیا جس میں گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئی اور گاڑی میں سوار تمام اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۷

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند کے علاقے ترخو میں مجاہدین کے حملے میں پولیس اہلکار رحمت اللہ شدید زخمی ہو گیا۔

۲۰۲۴/۹/۷

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی غلنی ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین کے استشہادی حملے کی تفصیل۔

تفصیلات کے مطابق ہفتے کی صبح چار بجے ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر غلنی میں تحریک طالبان پاکستان کے چار استشہادی مجاہدین نصر اللہ (باجوڑ ایجنسی) ابو بکر (صوابی) مخلص (کرم ایجنسی) عدنان (خیبر ایجنسی) نے ایف سی کے مرکز پر حملے کا آغاز کر دیا۔ حملے کا آغاز ہوتے ہی دو مجاہدین نے لڑ کر بارودی جیکٹس کو بلاسٹ کیا، جس سے آپریشن کیلئے آئے ابتدائی دستے تھس نہس ہو گئے اور حملے نے طول پکڑ لیا، بقیہ دو مجاہدین نے آج ہفتے کی صبح آٹھ بجے تک مرکز پر قبضہ کیے رکھا، جنگ جاری رکھی اور جنگ کیلئے آنے والے ہر ایف سی، فوجی اور ایس ایس جی کے دستوں کا بھرپور مقابلہ کیا۔ کل صبح سے آج تک سرکاری حکام نے سرکاری دفاتر، تعلیمی اداروں اور آمد و رفت کے راستے بند کیے رکھے، کرفیو کی آڑ میں صحافتی عملے کو معلومات سے دور رکھا گیا اور تمام جانی و مالی نقصانات اور حقیقی صورتحال کو چھپا دیا گیا، مذکورہ مرکز میں یوم دفاع کے حوالے سے تقریب بھی ہونی تھی، جس کیلئے غیر معمولی سیکورٹی انتظام بھی تھا، مگر مجاہدین حسب معمول اللہ کی مدد و نصرت سے داخل ہونے میں کامیاب ہوئے، ہمارے ذرائع نے بتایا کہ حملے میں کم از کم ۶۰ ایف سی، فوجی اور ایس ایس جی اہلکار ہلاک و



زخمی ہوئے اور عمارت کی دو منزلوں کو شدید نقصان پہنچا، کچھ خفیہ ریکارڈز جل کر راکھ ہوئے، یاد رہے کہ مذکورہ ہیڈ کوارٹر مہمند ایجنسی کے تمام لاپتہ افراد، جعلی مقابلوں اور مجاہدین کی خلاف خفیہ و فوجی آپریشنز میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے، اور یہاں آئے روز قیدیوں کی آہ و بکاہ پر اہل علاقہ شاہد ہیں، اس لیے اس سے قبل بھی اسے نشانہ بنایا جا چکا ہے۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کے علاقے ابا خیل میں مجاہدین کے حملے میں پولیس اہلکار صفی اللہ اور اس کا بھائی نوید اللہ ہلاک ہوئے، یاد رہے مذکورہ افراد مجاہدین کے گھروں کو مسمار کرنے اور دیگر جرائم میں ملوث تھے۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی کے علاقے پیانڈہ گاؤں میرا میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر چھوٹے اور بڑے اسلحے سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خوشالی سرکلڈ میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت ملاکنڈ، ضلع چترال کے علاقے ارسون میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر جی لیل اور کلاشکوف وغیرہ سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے گلدادگرہ ٹیڑی میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین کو اطلاع ملی تھی اسلئے انہوں نے فوج کے آتے ہی ان پر فائرنگ کر دی جس سے گاڑی دیوار کے ساتھ ٹکرا کر جزوی طور پر تخریب کا نشانہ بنی، مجاہدین دوران جنگ بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ مقامی لوگوں کے مطابق جنگ میں تین فوجی اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کی تحصیل تاجوڑی کے علاقے اوسین خیل میں مجاہدین نے پولیس پوسٹ پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں پولیس اہلکار پوسٹ چھوڑ کر بھاگ نکلے مجاہدین نے پوسٹ میں داخل ہو کر مکمل سامان اپنے قبضے میں لیا۔

۲۰۲۴/۹/۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں مجاہدین نے فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل خویز و بارتی کے علاقے سوران میں واقع بہادر کلی میں ناپاک فوج پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ دو شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۷

ولایت بنوں، لکی مروت کی تحصیل لکی کے علاقے مستی خیل میں مجاہدین نے ایک پولیس اہلکار کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی میں واقع مروبی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں ایک اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی خازونے پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۶ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت کوہاٹ، سنٹرل کرم ایجنسی کے علاقے مرغان کنڈاو میں ایف سی اور پولیس کی مشترکہ چیک پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں ۳ اہلکار ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے حملے میں ۳ گاڑیاں بھی تخریب کا نشانہ بنیں جبکہ مجاہدین نے ایک بڑا ڈرون بھی مار گرایا۔

۲۰۲۴/۹/۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے بوٹ مار کے پوسٹ پر مجاہدین کے لیزر گن حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔



کر حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت پشاور، ضلع نوشہرہ کے علاقے حکیم آباد میں ایف سی اہلکار عبید کو مجاہدین نے کامیابی سے ٹارگٹ کر کے قتل کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر میں واقع میرٹبوز کیمپ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایف سی کا ایک اہلکار ہلاک جبکہ دیگر زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت بنوں، ضلع کلی مروت کے علاقے منگترا میں مجاہدین کی کامیاب کارروائی میں پولیس انسپکٹر معتبر خان ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۰

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ناوگی میں مجاہدین نے بازار سر پوسٹ پر لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے سیڑئی کنڈو البدر سنگر میں فوجی مورچے پر مجاہدین نے بڑا حملہ کیا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۰

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل گول کے علاقے گردن کلمے مزیانی میں مجاہدین نے فوجی اہلکار عدنان بن کشمیر گل کو گرفتار کر کے محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سیرنارائی پش زيارت میں شریعت دشمن فوج کی پیدل گشت پر مامور پارٹی پر مجاہدین نے بلاسٹ کیا جس میں ۳ اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے جبکہ فوجی اہلکاروں کا ایک جیمر بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱۰

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خمرنگ کے نزدیک سٹے خلمہ میں فوجی کانوائے پر مجاہدین کے گھات حملے میں آٹھ اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے درے ڈاکی میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک عدد سیکيورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱۰

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوتی میں ٹیٹون قلعہ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت قلات و مکران کے علاقے پیرک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے شریعت دشمن ایف سی کے ایک چیک پوسٹ پر ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس کے نتیجے میں چیک پوسٹ فتح ہوا، حملے کے نتیجے میں ۸ اہلکار ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ جبکہ باقی اہلکار چیک پوسٹ چھوڑ کر بھاگنے میں کامیاب ہوئے، اطلاعات کے مطابق ہلاک و زخمی اہلکاروں کو دو دن بعد ہیلی کاپٹر کے ذریعے منتقل کیا گیا، اس حملے میں مجاہدین نے چھ عدد جی تھری گنز، دو عدد کلاشنکوف، ایک عدد نائٹ ویژن دوربین جبکہ دیگر ہندو قیس اور سامان بھی حاصل کیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۰

ولایت بنوں، ضلع کلی مروت (ارسلا چوک) میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ حملے میں ایک عدد سیکيورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۰

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالی کے علاقے دوپڑو میں پولیس ایس ایچ او مکرم خان کی گاڑی پر مجاہدین نے ریوٹ کنٹرول مائن بلاسٹ کیا جس میں مکرم خان بال بال بچ گیا جبکی گاڑی کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

۲۰۲۴/۹/۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خواجہ خدر میں مجاہدین نے فوج کی دو گاڑیوں پر گھات لگا

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شملپلین پمپ کے نزدیک فوج مورچے پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے زیرکئی میں فوجی کانوائے پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں واقع تورچھر لیس لیس جی کیمپ پر مجاہدین نے بی ایم میراگل فائر کیے جو کیمپ کے اندر لگے جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے، اطلاعات کے مطابق حملے کے بعد بزدل دشمن نے حسب معمول عام آبادی کو گولہ باری کے ذریعے نشانہ بنایا۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں پولیو ٹیم کی حفاظت پر مامور پولیس اہلکاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک پولیس اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا، مجاہدین نے پولیس اہلکار سے ہمدردی بھی حاصل کیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں واقع خواجہ خدر پوسٹ پر مجاہدین کے مائن حملے میں پانچ فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے کوز چرکنڈ میں واقع ایف سی پوسٹ پر مجاہدین نے لیرزگن اور جی لیل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے خواجہ خدر میں مجاہدین نے تین مختلف فوجی مورچوں پر لیرزگن سے حملہ کر کے تین فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے زوے بیزی نرائی میں مجاہدین نے فوج کی دو گاڑیوں پر گھات لگا کر حملہ کیا تھا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے تھے۔

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے نعمت خان کلی میں ایف سی کی گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں دو اہلکار ہلاک جبکہ چھ شدید زخمی ہوئے، جبکہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئی۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے گرویک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے دو فوجی قلعوں اور دیگر پوسٹوں پر تعارضی حملہ کیا جس میں درجنوں اہلکاروں کے ہلاک اور زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک (خواجہ خدر) کے علاقے میں دو مختلف اسنائپر حملوں میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے سرخاوی درہ میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین کی بھرپور مزاحمت کی وجہ سے چھاپہ ناکام ہوا، مجاہدین نے مساجد میں اعلانات کر کے فوج کو چیلنج دیا کہ بزدل فوج لڑائی لڑنے کیلئے میدان میں آئیں لیکن فوج علاقے سے فرار ہو گئی۔

۲۰۲۴/۹/۱۱

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل انبار کے علاقے چارگلی گاؤں میں واقع سودیانو پولیس پوسٹ پر مجاہدین کے لیرزگن سے حملے میں ایک پولیس اہلکار شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے سرخاوی درہ میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر چھاپے میں ناکامی کے بعد



واپس جانے والی فوجی کانوائے پر منتو کے علاقے میں مجاہدین نے رات ۱۰ بجے گھات لگا کر حملہ کر دیا، جس میں ۶ اہلکار ہلاک اور ۱۱ زخمی ہو گئے، فرار ہونے والے فوجیوں سے ایک کلاشنکوف گر گئی جو مجاہدین نے اپنے قبضے میں لے لی۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے فقیران قبرستان میں شریعت دشمن فوج کی گاڑی پر مجاہدین نے کمین حملہ کیا، جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے شیراتلہ (امیر خون خیل کلی) میں شریعت دشمن فوج کی گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس میں ۳ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دیگر شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت بنوں، ضلع کلی مروت کے علاقے عبدالخیل (غزنی خیل) میں مجاہدین پر شریعت دشمن فوج نے چھاپہ مارنے کی ناکام کوشش کی مجاہدین نے بھرپور مزاحمت کر کے چھاپے کو ناکام بنایا۔ مذکورہ جھڑپ کے نتیجے میں ۲ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ۳ زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۲

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل خویز و بائرانی کے علاقے سپکی تنگی کے عمومی روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ناکہ بندی کے دوران تلاشی لی۔

۲۰۲۴/۹/۱۳

ولایت بنوں، ضلع کلی مروت کے علاقے عبدالخیل میں ایک گھر (جو فوج نے قبضہ کیا ہے) اس کو فوجی مورچے کے طور پر استعمال کر رہی) پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے، یاد رہے شریعت دشمن فوج نے قبائل میں سکولز، کالجز اور عام عوام کے گھروں پر زبردستی قبضہ کیا ہے اور اس کو بطور مورچہ استعمال کر رہے ہیں۔

۲۰۲۴/۹/۱۳

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے شاہی خیل میں مجاہدین نے اسناپیر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو

ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ میں واقع پیران مورچے پر مجاہدین کے حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکيورٹی کیمرا تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۳

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکئی میں واقع ڈان گیٹ پر مجاہدین کے اسناپیر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے عزیز خیل میں چھاپے کی نیت سے نکلی فوج پر مجاہدین نے اسناپیر سے حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا جس سے چھاپہ ناکام ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سر نارائے مجاہدین نے شریعت دشمن فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۴

ولایت ملاکنڈ، دیر بالا کی تحصیل براول (جبہ) میں مجاہدین نے اسناپیر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۴

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں مجاہدین نے رخا سر پر اسناپیر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۴

ولایت پشاور، مہمند ایجنسی کی تحصیل بائرانی کے علاقے سوران درہ میں ناپاک فوج نے تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے مرکز پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، تاہم مجاہدین پہلے سے ہی اس حملے سے باخبر تھے اور انہوں نے بھرپور جوابی کارروائی کی، دو گھنٹے تک جاری رہنے والی اس شدید لڑائی کے دوران کئی فوجی اہلکار ہلاک اور زخمی ہو گئے، جبکہ باقی اہلکار تاریکی کا فائدہ اٹھا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اس حملے میں تمام مجاہدین محفوظ رہے ہیں اور فوج کا چھاپہ

ناکامی کا شکار ہوا ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع کھجوری قلعہ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ٹاور میں نصب کیمرے کو نشانہ بنایا گیا، مجاہدین نے حملے میں جی لبل کے چند گولے بھی فائر کیے جو قلعے کے اندر لگے جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت بنوں، ضلع کی مروت کے علاقے تجوڑی شادی خیل میں مجاہدین نے شریعت دشمن فوج پر لیزر گن اور دیگر اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی سلارزئی کے علاقے متہ شاہ میں پولیس پوسٹ پر مجاہدین کے گرنیڈ حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین میں خماٹہ سر میں موجود شریعت دشمن فوج پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے تعارضی حملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے زوئی میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین کے مائن حملے میں چار فوجی اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل ٹکٹوئی میں مجاہدین نے مروبی چیک پوسٹ پر اسناپیر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جرود کے علاقے ڈی اتچا اے میں مجاہدین نے پولیس تھانے پر راکٹ لانچر کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے سپلگہ

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل ٹکٹوئی کے علاقے جنتہ مرکی خیل کلائی میں بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکاروں پر مجاہدین نے کمین حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل گول کے علاقے کوٹ اعظم میں ایک پولیس اہلکار پولیس نوکری چھوڑ کر مجاہدین کے سامنے سرنڈر ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع خدری فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت کوہاٹ، اورکزئی ایجنسی کے علاقے ماموزئی میرکلام خیل میں مجاہدین نے ایف سی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ۳ اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت جنوبی پنجاب لاہور کے علاقے اسلام پورہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے ٹارگٹ حملے میں پولیس کانسٹیبل ارشد رؤف قتل ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک رخاسر میں دو مختلف فوجی پوسٹوں پر مجاہدین نے اسناپیر سے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر میں میزبوزہ کیمپ سے نکلنے والی فوج پر مجاہدین نے اسناپیر سے حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا اور اس کے بعد کلاشکوف وغیرہ سے فائرنگ کی جس میں مزید ہلاکتوں اور زخمیوں کا بھی امکان ہے۔



میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر راکٹ،  
ثقیل، جی لیل اور دیگر اسلحے سے بڑا حملہ کیا جس میں جانی و مالی  
نقصان ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے سپلگہ  
پوسٹ پر حملے کے بعد مدد کیلئے آنے والی فوجی قافلے پر بھی مجاہدین  
کی جانب سے گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس میں متعدد فوجی اہلکار  
ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ ایک سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل ٹکٹوئی کے علاقے  
جنتہ مریخیل میں مجاہدین نے فوجی ٹرک پر مائن بلاسٹ کی جس  
میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۷

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت کے علاقے شاہ سنخیل میں شریعت  
دشمن نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے  
بروقت کارروائی کرتے ہوئے فوج پر کمین ماری جس کی وجہ سے  
فوج پسپا ہوئی جبکہ جھڑپ کے نتیجے میں متعدد اہلکاروں کے ہلاک و  
زخمی ہونے کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں اپنی بائی پاس  
مورچے پر مجاہدین نے لیزر گن اور جی لیل سے حملہ کیا جس میں  
ایک فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۷

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے  
قلندر دواسرک میں موجود شریعت دشمن فوج پر مجاہدین نے تعارضی  
حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع ہسپتال فوج  
مورچے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا،  
ایک گھنٹہ جاری اس جنگ میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا جبکہ ایک  
بندوق اور ایک عدد سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ پیرانو کلی میں مجاہدین  
کے لیزر گن حملے ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا جبکہ حملے میں فوج کا  
ایک تربیت یافتہ کتا بھی مارا گیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے بی پلہ  
میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن اور جی لیل کے ذریعے حملہ  
کیا جس میں ۲ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ۱ عدد سیکورٹی کیمرہ تخریب کا  
نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے کاکا خیل  
جانجون میں ایف سی کی ۲ گاڑیوں پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری  
اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں دونوں گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنی  
جبکہ حملے میں جانی نقصان کا بھی قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع بائی پاس  
پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس  
میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے نونا خوشحالی  
میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر لیزر گن سے حملہ کر کے ۴ فوجی  
اہلکاروں کو ہلاک کر دیا اور اس کے بعد جی لیل، راکٹس اور دیگر  
بڑے اسلحے سے حملہ کیا جس میں مزید ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۸

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے خوید خیل سپر کیٹ سے تعلق  
رکھنے والے فوج کے آلہ کار سید زمان ولد لال زمان کو مجاہدین نے  
ٹارگٹ کر کے قتل کر دیا۔ یاد رہے مذکورہ شخص شریعت دشمن فوج  
اور خفیہ اداروں کا پرانا آلہ کار تھا اور چھاپوں میں فوج کے ساتھ  
شامل ہوتا تھا جبکہ علاقے کی عوام بھی اس سے بہت تنگ تھی۔

۲۰۲۴/۹/۱۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حدی میں  
میرانشاہ روڈ پر مجاہدین نے فوجی کانوائے پر اسنا پیر اور ثقیل وغیرہ

سے حملہ کیا جس میں ۴ فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت ملاکنڈ، ضلع شانگلہ کے علاقے پورن مارٹونگ کے مین روڈ پر گلزار کنڈو کے حدود میں مجاہدین نے ناکہ بندی کی، ناکہ بندی کے دوران مجاہدین کا سامنا پولیس کی بکتر بند گاڑی سے ہوا، مجاہدین نے پولیس کی بکتر بند گاڑی پر اندھا دھن فائرنگ کی جس کی وجہ سے پولیس کو بھاگنا پڑا جبکہ حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے توداچینہ میں شریعت دشمن فوج کی چار گاڑیوں پر مشتمل قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ایک درجن اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے توداچینہ میں ایک دوسری کارروائی میں اشکر کوٹ میں واقع دفاعی پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے توداچینہ میں تیسرا حملہ ویدون قلعے پر کیا گیا جس میں بھی جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے شکرہ میں واقع پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمبرہ اور ایک ڈرون کیمبرہ بھی تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی سے بنوں کی طرف جانے والی مین سڑک پر ایپی کے علاقے میں واقع دو مورچوں پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ دو گھنٹے جاری اس جنگ میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت ملاکنڈ، دیر اپر کی تحصیل براول کے علاقے جبہ میں مجاہدین کے انسائبر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہو گیا۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شیواہ کے علاقے ڈائی لم خیل میں میر علی سے ٹل جانے والی سڑک پر مجاہدین نے شریعت دشمن فوج پر کمین حملہ کیا جس میں چھ اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوا کے علاقے میسون خیل میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر میزائل داغا تھا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے تھے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کے ٹھوہل اعظم ورسک کے علاقے رخا سر میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین کے انسائبر حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمبرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لور کی تحصیل جندول میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے راکٹ لانچر اور جی لیل کے ذریعے تعارضی حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۱۹

ولایت کوئٹہ، تحصیل عبداللہ میں مجاہدین نے خفیہ ایجنسیوں کے آلہ کار مرتضیٰ ولد نماز خان کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کیا اور تفتیش کے بعد قتل کر دیا، اطلاعات کے مطابق مذکورہ شخص کئی مجاہدین کی شہادت میں ملوث تھا جس کا اقرار اس نے خود دوران تفتیش کر لیا تھا۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت بنوں، ضلع لکی مروت تحصیل غزنی خیل کے علاقے غرہ پاڑا خیل میں مجاہدین نے آئی ایس آئی کے ایک اہلکار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا اور اس کا موٹر سائیکل ساتھ لے گئے۔



قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک میں ملوث تھا۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے اباخیل میں مجاہدین نے تیرہ پوسٹ پر انسائپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت بنوں، ضلع بنوں کی تحصیل جانی خیل کے علاقے میسن خیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا، تین گھنٹے تک جاری جھڑپ میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ایک مجاہد ساتھی ہلال بھی شہید ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل گول کے علاقے سور قمر میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں میرانشاہ کے مین سڑک پر نورک کے مقام پر واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں پوسٹ فتح ہوا جبکہ حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمرا تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے میشتہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر بڑا حملہ کیا جس کے نتیجے میں پوسٹ کے اندر موجود تقریباً تیس (۳۰) اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ اسلحہ ڈپو میں آگ لگنے سے پوسٹ مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوئی، مجاہدین اپنے ساتھ کافی سامان بھی لے گئے جس میں جی تھری گنز اور سینکڑوں گولیاں شامل ہیں، بزدل فوج کی مدد کے لئے آنے والے ایک چھوٹے ڈرون (بمبار) طیارے کو بھی مجاہدین نے مار گرایا

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے شینہ غونڈی میں شریعت دشمن فوج کے ساتھ جھڑپ اور گھات حملے میں دو اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر اپر کے علاقے نصرت درہ میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین کے انسائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے میشتہ میں فوج کی مدد کے لئے آنے والے قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں چار اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر اپر کے علاقے سروکلے میں انسائپر حملہ کیا گیا جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت ملاکنڈ، دیر اپر کی تحصیل براول (بڑ درہ) میں مجاہدین کے انسائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت ملاکنڈ، دیر اپر کے علاقے کافری چینہ میں انسائپر حملہ کیا گیا جس میں دو اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے شوئی خیل میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل جنڈولہ کے علاقے پنگ میں دیوانہ پکٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں تین پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۰

ولایت بنوں، ضلع بنوں تھانہ منڈان کے علاقے شادیو میں مجاہدین نے آئی بی انسپٹر سلطان آیاز ولد حقنواز کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا، یاد رہے مذکورہ شخص مجاہدین کی گرفتاریوں، ان پر چھاپہ مارنے اور

۲۰۲۴/۹/۲۱

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے زیراک

میں مجاہدین نے مین روڈ پر ایک فوجی گاڑی کو گھات حملے کا نشانہ بنایا جس سے گاڑی مکمل طور پر تخریب کا نشانہ بنی جبکہ گاڑی میں سوار تقریباً دس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت ژوب، تحصیل ژوب کے علاقے توران میں مجاہدین نے سی ٹی ڈی کی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں انچارج سی ٹی ڈی مشتاق گوہر سمیت چار اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ گاڑی مکمل طور پر تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت ملاکنڈ، دیر بالا کی تحصیل براول کے علاقے سوئی میں انسائپر حملہ کیا گیا جس میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت ملاکنڈ، دیر بالا کی تحصیل براول کے علاقے سروکلی میں انسائپر حملہ ہوا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کی تحصیل صدہ کے علاقے ٹل کنڈالی گاؤں میں مجاہدین نے ایف سی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں ۳ اہلکار ہلاک اور چار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے حسن خیل کلی میں سولت حین وان پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت ملاکنڈ، اپر دیر کی تحصیل براول کے علاقے سوئی کنڈو میں مجاہدین نے انسائپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت مردان، ضلع مردان کے علاقے کاٹنگ میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنادیا اور اپنے محفوظ ٹھکانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے، جھڑپ میں کئی اہلکاروں کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے گورے ڈانگی سر میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر انسائپر سے حملہ کر کے دو فوجی اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے زنارائے میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر مائن بلاسٹ کی جس سے گاڑی میں سوار اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ گاڑی بھی مکمل طور پر تباہ ہوئی اور ایک ڈرون کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲۰۲۴/۹/۲۲

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے زنارائے میں مجاہدین نے دوسری مائن اسی علاقے میں فوجی ٹرک پر بلاسٹ کی جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۳

ولایت بنوں، ضلع بنوں کے علاقے مش خیل چار مری سڑک پر آئی بی اہلکار صدیق مجاہدین کے ٹارگٹ حملے میں قتل ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۳

ولایت ملاکنڈ، ضلع و تحصیل چترال کے علاقے ارسون میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر مائن بلاسٹ کی جس سے پوسٹ میں موجود توپ کے گولے وغیرہ بھی پھٹ گئے۔ ذرائع کے مطابق پوسٹ میں موجود تقریباً دس فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ پوسٹ بھی مکمل طور پر تباہ ہوئی اور مجاہدین تین عدد کیمرے اور دیگر سامان لے کر بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۳

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے سرے خاورے میں وغدالی کیپ پر مجاہدین نے انسائپر سے حملہ کر کے ایک سیکورٹی کیمرہ مار گرایا۔

۲۰۲۴/۹/۲۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دیگر زخمی ہوئے۔



۲۰۲۲/۹/۲۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں مجاہدین نے انسائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۲/۹/۲۳

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے ظفر آباد میں مجاہدین نے آئی ایس آئی اہلکار ہلاک خان کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲۰۲۲/۹/۲۳

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل پروا منگل موڑ پر مجاہدین نے فوج پر کمین ماری جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ کئی اہلکاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۲/۹/۲۳

ولایت ژوب کی تحصیل شیرانی میں فوج نے مجاہدین کے مراکز پر چھاپہ مارا اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے شیلنگ بھی کی تاہم ذرائع کے مطابق مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۲/۹/۲۳

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل رزک میں واقع فوجی کیمپ پر مجاہدین نے میزائل دانے جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لور کی تحصیل جندول میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے انسائپر حملے میں ایک عدد سیکورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں ہتھالہ روڈ پر پولیس گاڑی پر مجاہدین کے مائن حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ دھماکے کے نتیجے میں گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی بازار میں چھاپے کی نیت سے آئی ہوئی فوج پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں تقریباً ۱۵ سے ۲۰

تک فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، فوج نے حسب معمول عام بازار کو گولہ باری کا نشانہ بنایا جس میں مال مویشیوں سمیت غریب عوام کی دکانیں بھی تباہ ہوئیں۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر لیزر گن سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا، جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے بوبلی میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر ATR-۸۲ اور راکٹس وغیرہ سے حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت بنوں، ضلع بنوں کے علاقے حاوید میں کارروائی کیلئے جاتے ہوئے مجاہدین پر فوج نے کمین ماری، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئی فوجی اہلکاروں کو ہلاک اور زخمی کر دیا جبکہ ذرائع کے مطابق جھڑپ میں ہمارے دو ساتھی مولوی محمد عادل آمین مداحیل اور قاری عمر بلوچ بھی شہید ہوئے۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت ملاکنڈ، ضلع دیر لور کی تحصیل جندول میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے انسائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۲/۹/۲۴

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک میں واقع ماغزی قلعہ پر مجاہدین کے انسائپر حملے میں تین اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۹/۲۵

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے میتاسی خوشحالی پٹی میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۲/۹/۲۵

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے میتاسی خوشحالی پٹی میں واقع پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے بعد مدد کیلئے

مجاہدین نے ایک کلاشنکوف، ایک لیل ایم جی گن، ۱۱ سوکارتوس، ایک تھرمل دوربین کئی موبائلز اور دیگر سازوسامان بھی قبضے میں لے لیا ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے رخا میں مجاہدین کے دو مختلف حملوں میں ایک فوجی اہلکار زخمی اور ایک کیمرا تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں شریعت دشمن فوج کی تین گاڑیوں پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں بارہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ تینوں گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر (میر: بوزکیمپ مانتوی) کے علاقے میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں تین اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے لونی میں مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے شریعت دشمن فوج کی سات گاڑیوں پر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ناول کے نزدیک چھاپے کیلئے نکلنے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس میں چار فوجی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے ٹیٹی مداخیل کے مین سڑک پر واقع پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

آنے والے ایک ٹینک پر مجاہدین نے گھات لگا کر ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں ٹینک کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

۲۰۲۴/۹/۲۵

ولایت پشاور، ضلع پشاور ۱۰۲ بریگیڈ AOR ناصر باغ کے حدود میں واقع جمعہ خان خوڑ نامی پولیس پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن، راکٹ لانچر اور ہینڈ گرنیڈ وغیرہ سے حملہ کیا جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ ایک عدد بڑا سیکورٹی کیمرا بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۲۵

ولایت ملاکنڈ، ضلع چترال کے علاقے ارسون میں شریعت دشمن فوج نے مجاہدین پر گھات حملے کی کوشش کی۔ بروقت اطلاع ملنے پر مجاہدین نے فوجی اہلکاروں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو اہلکار ہلاک ہوئے، جبکہ باقی اہلکار فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۵

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں پولیس موبائل پر مجاہدین کے گھات حملے میں ایک ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۵

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے مشتبہ سپیدور میں واقع مورچے پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں ایف سی کا ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند (غریبی) میں مجاہدین نے سی ٹی ڈی تھانے اور خاصہ دار فورس کے پوسٹوں پر ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا، جو چالیس منٹ جاری رہا، مجاہدین نے پہلے لیزر گن کے ذریعے ایک اہلکار کو نشانہ بنایا اور پھر بھاری اسلحے سے مورچوں کو نشانہ بنایا، جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۶

ولایت کوہاٹ، کرم ایجنسی کے علاقے سنٹرل کرم بازہ میں چھاپے کے لئے جانے والی فوج پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ۳ فوجی اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے، جھڑپ کے نتیجے میں



ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے بائی پاس میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا، حملے کے نتیجے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوہ میں مجاہدین نے اسناپر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کیا۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت مردان، ضلع صوابی کے پولیس اسٹیشن پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے ایک بڑے حملے میں بیسیوں پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، حملے میں پولیس اسٹیشن کی بلڈنگ کو بارودی مواد کے ذریعے نشانہ بنایا گیا جس سے عمارت مکمل طور پر تباہ ہوئی۔

۲۰۲۴/۹/۲۸

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزو کے علاقے متہ شاہ میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر ہینڈ گرنیڈز پھینکے جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ولادین ٹرے میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین نے لیزر گن اور راکٹ لانچر کے ذریعے حملہ کیا، جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میران شاہ تپی کلی فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپر حملے میں دو اہلکار ہلاک اور ایک کیمرا تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۴/۹/۲۸

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل خار کے علاقے بھائی چینہ میں پولیس موبائل پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس کے نتیجے میں ایس ایچ او شاہ پور خان سمیت پانچ اہلکار شدید زخمی ہوئے جبکہ گاڑی بھی

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی لونی روڈ پر مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات حملہ کیا جس میں ہلاکتوں کا امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل ٹکٹوئی کے علاقے چٹون میں فوجی کانوائے پر مجاہدین کے گھات حملے میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی ولسوالی مکین کے علاقے سیر نارائے میں مجاہدین کے اسناپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل درابن میں گزشتہ روز اپنے ہلاک شدگان کو اٹھانے کے لئے آنے والی فوج پر رات کو مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ۷ اہلکار ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے گاؤں کڑی حیدر میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کئی فوجی اہلکاروں کو ہلاک و زخمی کر دیا اور چھاپے کو ناکام بناتے ہوئے بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جرود میں واقع حوالداری نام ایف سی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے کئی اہلکاروں کو ہلاک اور زخمی کر دیا جبکہ ایک عدد سکیورٹی کیمرا بھی تخریب کا نشانہ بنایا۔

۲۰۲۴/۹/۲۷

ولایت ڈی آئی خان، ضلع ٹانک کے علاقے پائی میں مجاہدین نے پولیس اہلکاروں کو ہتھیار رکھنے کا کہا پولیس اہلکار انکار کرتے ہوئے ایک گھر میں داخل ہوئے اور بکتر بند گاڑی کو بلوایا جس کو مجاہدین نے راکٹ حملے کا نشانہ بنایا جبکہ گھر میں گھسے پولیس اہلکاروں پر ہینڈ گرنیڈ پھینکا جس کے نتیجے میں کئی اہلکاروں کی ہلاک و زخمی

مکمل طور پر تخریب ہوئی۔

۲۰۲۴/۹/۲۸

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل ٹکٹوئی کے علاقے لالی پنگے خواجہ خدر قلعہ پر مجاہدین کے اسناپئر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۸

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے زوئی میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین کے گھات حملے میں ایک اہلکار ہلاک جبکہ پانچ زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۸

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک کے علاقے رخامیں فوج پر اسناپئر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت ملاکنڈ، باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزی میں مجاہدین نے تنگی پولیس چیک پوسٹ پر لیزرگن اور جی لیل سے حملہ کیا جس میں کئی اہلکاروں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین (خماہ سر) میں شریعت دشمن فوج ہر مجاہدین کے اسناپئر حملے میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ، ٹاپو چوکی پر اولاً مجاہدین کے اسناپئر حملے میں دو اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ، ٹاپو چوکی کی مدد کیلئے آنے والی کانوائے پر گھات میں بیٹھے مجاہدین نے کامیاب حملہ کیا جس میں متعدد فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ تین گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ، ٹاپو چوکی پر اور گھات حملے

کے بعد ان گاڑیوں اور لاشوں کو اٹھانے کیلئے آنے والی کانوائے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا ان ۳ حملوں میں کم از کم ۶ فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے، ۶ گاڑیاں تخریب کا نشانہ بنیں جبکہ بڑے پیمانے پر اسلحہ بھی مجاہدین نے حاصل کیا۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ڈیلے میں شریعت دشمن فوج پر مائن حملے میں ۳ اہلکار ہلاک جبکہ ۷ زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان بنوں سے میر علی جانے والی سڑک پر واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے جی لیل اور پیکہ کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں واقع زنگی آرمی پوسٹ پر مجاہدین کے اسناپئر حملے میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک شدید زخمی ہوا۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقوں ستار میلہ اور شڈل میں واقع تین مختلف پوسٹوں پر مجاہدین نے BM میزائلز داغے جس میں کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ میں پیپلہ فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسناپئر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت پشاور، خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے غنڈی میں واقع سخی پولیس چیک پوسٹ پر مجاہدین نے رات کی تاریکی میں راکٹ لانچر اور جی لیل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۹/۲۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے پیپلہ میں فوجی مورچے کیلئے گدھے پر پانی لے جانے والے اہلکار پر مجاہدین



نے حملہ کیا جس میں وہ ہلاک ہوا۔

۲۰۲۲/۹/۲۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں مجاہدین نے فوجی مورچے پر لیزر گن اور جی لیل سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۲/۹/۲۹

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں مجاہدین نے بائی پاس روڈ پر فوجی قافلے کو گھات حملے کا نشانہ بنایا جس میں کئی اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۹/۳۰

ولایت بنوں، ضلع بنوں کے تھانہ ہوید کی حدود میں مجاہدین کے ٹارگٹ کلرز دستے نے چند دن پہلے اپنے ساتھیوں کی شہادت میں ملوث ایم آئی جاسوس حشمت اللہ کو فائرنگ کر کے قتل کیا۔

۲۰۲۲/۹/۳۰

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے میشتہ سپیدور میں شریعت دشمن فوج پر مجاہدین کے گھات حملے میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۹/۳۰

ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے تپی کله میں واقع بوش پکٹ پر مجاہدین نے لیزر گن اور دیگر اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں ۴ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ۲ شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۹/۳۰

ولایت ڈی آئی خان، جنوبی وزیرستان کی تحصیل ٹکٹوئی کے علاقے تریخ تالائی سبڑی مورچے پر مجاہدین نے اسناپئر سے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔

۲۰۲۲/۹/۳۰

ولایت ملاکنڈ، ضلع سوات کی تحصیل مٹہ میں وی پی پولیس پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو پولیس اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

۲۰۲۲/۹/۳۰

آج ولایت بنوں، شمالی وزیرستان کی ولسوالی شوہ میں درازندہ پل پر طالبان نے حملہ کر کے ایک فوجی اہلکار کو ہلاک جبکہ ایک کو زخمی کر دیا۔



کُل حملے  
2024  
تفصیلی رپورٹ  
رواں سال (2024ء) ماہ ستمبر (صفر المظفر-ربیع الاول)



179  
فوج

84  
ایف بی سی / CTD

نقصان اٹھانے والے اداکار

59  
ایف بی سی

04  
ایف بی سی

نقصان

جانس نقصان  
32

## ہلاکتیں 137

94 سنائپر/لیزر حملے

24 گرنیڈ/بم دھماکے

06 ٹارگٹڈ حملے

70 گوریلہ حملے

01 01 01 03 04 10

جس تیر  
کلاش  
سیکی  
ایل ای  
تھرمل  
نائب

مهری گ  
نکوف  
بورس  
م جس  
دور  
ویشن

دوربین

delivered to the patient.

ہزاروں گولیاں، میگزینز و دیگر عسکری سازوسامان

## 01 عدد آئل ٹینکر

## 07 ڈرون کیمرہ

# تخريب

01 عدد سولر سسٹم



## مجاہد کی موت کی فضیلت

### حدیث کا ترجمہ :

فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ہر میت کے عمل کا سلسلہ بند کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستے میں سرحد کی پاسبانی کرتے ہوئے مرے ، تو اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھایا جاتا رہے گا اور وہ قبر کے فتنے سے مامون رہے گا ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا : مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے

سنن ابی داؤد و جامع ترمذی